

## پیشہ

چھلے تین چار ماہ کے دوران میں کئی غیر عکی جاگریں پکڑے گئے یہی اخباری اطلاعات کے مطابق ان کی نشانہ ہی عالم ہی نے کی تھی۔ مجھے خوش ہے کہ سری ادب کے مطابق تمام آنے والی اسی قسم کی سمجھ بدھ پیدا کر دی ہے کہ مذہب و گوں پر نظر رکھ کے۔

کبھی بھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مذہب ایسے بھارتی آنکھوں میں دھول جو نہ کہ جائے یہی اور میں اس احساس تک فہمیں ہوتا۔ وہ ہمیں کمزور کرنے کے لئے ہماری قنیق ہے پر ہمارے ہی ذریعہ غرب گھستے ہیں اور ہمیں پتا نہیں چلتا۔ شال کے طور پر۔ وہ اخواز ہوں گے ذریعہ ابھی اسی گھرست کہانیوں کو شہرت دینے کی کوشش کرنے میں ہیں جن سے ہمارے بائی تھبیں یا فرقہ داریت کا نام پر چل کے۔ ہم اس کا پتا تو نہیں کھا سکتے کہ کوئی افواہ ہماراں سے چھلی ہے لیکن اس پر ضرور تا در ہیں کہ اس افواہ کو دوسرا کافون نہ کہ پہنچنے دیں۔

ہر وقت پوچھ کر رہے ہیں کہ ہمیں آپ خود ہی غیر شوری طور پر دشمن کا آئندہ کارروائیں کرنے رہے ہیں افواہ کو دوسروں تک پہنچانے والا نادانستگی میں وہنہ کی مد رکھتا ہے۔ اس وقت ذریعہ جو ہمیں گھٹا گھٹا کرنا ہی محکم کی سب سے بڑی خوف ہو گی۔ ایسی افواہوں کو اپنی ذات سے آگے نہ بڑھنے دیجئے جس سے ہمارے بائی تھبیں یا فرقہ داریت کا نام پھیلے کا خدا شہر اور۔ اسی ابھی کو اداش کرنے تھی۔ اب بلا کو ایڈ کو علاحدہ فرمائیے۔

ابن صفوی

اسن نادل کے نام، مقام، کروزار  
اور  
ہماں سے نلتی رکھنے والے اداروں  
کے نام  
فرصی حصیں

بلشیر ..... سلکان مختار  
پہنچر ..... مسوول اہمور

IDEAL LIBRARY  
PUBLISHED ON BAL ROAD.  
MAREENABAD, GUJARATWALA  
1950

وہ جیت انگریز داقتات تھے ایک ان سے کسی کو بھی کوئی پریشانی نہیں تھی! کچھ لوگ انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے اچانک کچھ لوگ دوسروں کے اخبارات میں ان کے سبق پڑھیتے تھے! اخیر یہ قسم کی ہو گئی! ”کلی شام چلنے پا رک میں ایک کٹتے بچوں کو کاپے کرتے دکھا کر بے حد عنطیزیاں..... بچے کھل رہے تھے اچانک وہ کسی طرف سے آیا اور ان کے درمیان قلا بازیاں کھانے لگا۔.... بچے اس سے مختلف نہیں تھے یہ کوئی کوئی وہ پہت کھنڈڑے بودھیں تھا! کہ کہ پر ایک پی بندھی ہوئی تھی جس پر تھیر تھا۔” میں صلا کو ایڈ کی کامیاب تربیت یافتہ کہا ہوں۔ آپ کی پسندیدگی کا مشکلہ! — اسی طرح کل درپر کو ایک نایبیا بڑھتے کر لیے ہی ایک کے نئے سڑک پار کرائی تھی۔ .... لیکن ابھی تک یہ نہیں مسلم ہو سکا کہ یہ کہتے ہماراں سے آتے ہیں .... اور صلا کو اینڈ پیکی ہماراں داشت ہے۔

مہر کے بھن مچھے کئی کنٹ کے چیچے گل جاتے اور نیادہ سے زیادہ وقت خالی کرنے کے باوجود بھی اس کے ٹھکانے کا پتا نہ گھاٹتے۔ وہ مرد کوں پمارے مارے پھرستہ اور تھک ہار کر اپنے گھر دوں کر دا پس، بوجاتے۔ ..... بہر حال دصوم تھی ”صلا کا اینڈ لکھنی“ کے تربیت یافتہ کتوں کی۔

”درستوں کے بتے“ کے بعد شکلہ میت“

## عمران کا ایک اور غلطیم کا نامہ

- ۱۔ شہباز کا بیرا
- ۲۔ یشوں کی یلغار
- ۳۔ خطرناک ٹھلان
- ۴۔ جنگل میں منگل
- ۵۔ تین سنگی

## اسرار پیاس کیشتر

چودے میکاٹ دوڈ بیٹے نے دوڑ لاہور

بھتر نبات مگاہمادی طرف سے تحفہ تبلیغ  
درد مائیے -

ہم ہیں آپ کے خامد  
ھلا کو اینڈہ لکنیں"  
دوسرا دن والے پائیں کتوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جس  
کے پٹے سے یہ تحریر فلک نہ رہی ہو! —  
لکنپن نیاض کی پیشانی پر سلوٹیں ابھر آئی تھیں اور آنکھیں گھری سرچ میں  
ڈوب ہوئی تھیں! —  
انسپکٹر غوری نے بھرانی برقی آوازیں کہا۔ "اس درد سے کو آزادی کریں  
دھائے چناب! —  
"انقلابیں دکھل دکھل! —" فیاض کی بھروسے بھیر دیتے کی طرح  
غرایا — اور باقاعدہ کر رخصت ہر جانے کا اشارہ کرتا ہوا احمد گیا۔  
غوری نے خاموشی سے تعیل کی! —  
فیاض کچھ پھر اپنے کھڑار بپھر پھر دیا۔  
مشکل ہے میں کہ ۲۴ بدر کے رکھے کہاں جائیں... . . . علیکے کی  
حوالات میں حرف ایک کرہے خالی تھا اور وہ سب عارضی طور پر دیں بھر  
دیتے گئے تھے۔ مکنے کے ٹرینیڈ کتوں کے سامنے ان کا رکھا جانا  
مناسب نہیں تھا! —  
بھتنا کہ اس نے گھنٹی بجائی اور اردو کرے ہیں داخل ہوا۔  
"انسپکٹر غوری کو بلاؤ! —" فیاض اسے ٹھوڑتا ہوا بولا۔  
صاحب کا درود خود کبھی کرنا تھا لیکن سمجھ لگ ہو حساسی تھی ...

ان کے پڑوں میں نیپول کارپوریشن کے پیش کے پاس بھی موجود ہوتے۔ اس  
لیے آوارہ گردکرن کی لگنگی میں نہیں آتے تھے کہ ان کے سامنے بھای  
سلوک کیا جاتا۔

پیش کے پاسوں کے ہمارے کتوں کے ماتحت تک پیش کی کوشش کی  
گئی تھیں ایم۔ سی کے شعبہ جوانات کے رجھڑیں ان کے سلے میں جو پتا  
درج تھا غرضی نکلا۔

پتا فرضی ہوتے ہیں کہ بنا پر بات صحیح انسانی بیک پہنچتی تھی۔  
پس پنڈنٹ نیاض کے ایک ماتحت سب انسپکٹر غوری نے اس سلے  
میں چہاں بین شروع کی ... . . . رجھڑیں آئیں میں اس نام کی کوئی  
کپن کبھی رجھڑیں ہوئی تھی! —  
میپیش کارپوریشن کے شعبہ جوانات کے رجھڑوں میں بھی اس کپن کا  
سراغہ نہیں۔

تب انسپکٹر غوری نے ایسا انتظام کیا کہ جہاں بھی اس قسم کا کوئی  
کٹ دکھانی دے فراؤ پکڑ لیا جائے۔  
سادہ بائس والے کائنٹل شہر کے چین چین پر پھیل گئے۔  
پہلے دن حرف ایک کتاب ملتھا گا ... . . . لیکن دوسرا دن پورے  
چالیس کے دو گاڑیوں میں بھر کر جگہ سدا نگرانی کی حوالات تک  
پہنچائے گئے! —

ہر لکھ کے پٹے سے یہ تحریر فلک تھی! —

"جناب عالی اس سنت کی رسید سے مطلع ہو دیا۔  
آپ کے اعلیٰ ترین تربیت پافہ کتے سے کتنی گنا

انسپکٹر غوری اتنی جلدی کرے ہیں داخل ہو اخفا بیسے اس کا منتظر ہی رہا

ہو! —

"بیٹھ جاؤ! —" فیاض سامنے دال کر کی طرف اشارہ کر کے  
وصاڑا۔

غوری پر ایک بار پھر بدھا سی طاری ہونے دال تھی۔ لیکن اس نے  
خود کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے چھوٹ پر ہریت کے آثار پیدا کئے۔

"یہ طین تھیش تھیں کس نتیجہ پر پہنچائے گا! —" فیاض نے  
اسے گھوڑتے ہوئے پوچھا!

"جناب عالی! میں سمجھا تھا شاید ... . . . اس طرح ہلاکو اینڈ کمپنی والے  
سامنے آ جائیں! —"

"لیکن انہوں نے اپنے سارے کئے تھاری خدمت میں تھختہ پیش  
کر دیئے! اور اب تم منتظر ہو کر تھارا شکریہ قبل کرنے کے لئے ان کا  
نامندہ تھا رے پاکس خردا کئے گا! —"

"اب اس پر غور کرنا ہے جناب کے کئے تھختہ کیوں پیش کئے  
گئے ... !"

"کب غور کر دے! —"

"آپ کی رہنمائی کا منتظر ہوں ... . . ."

"محب سے پوچھ کر کتے پکڑ داشتے تھے؟" فیاض فڑایا!

"میری ناقص عقل میں بھی آیا تھا! —

"تم سے حفاظت سرزد ہوئی ہے! —

"بات دراصل یہ سے جناب! —"

"ناکوش رہو! —"  
غوری کے چہرے پر بدھنگی کے آثار نظر کئے ... . . . اور وہ خاموش  
ہو گئی —  
فیاض نے تھوڑی دیر بعد کہا: "ان کتوں کو یہاں نہیں رکھا جا  
سکتا! —"  
" تو پھر انہیں چھوڑ دیا جائے جناب! —"  
" تاکہ وہ روگ تھاری بے بی پر قعہتے لاسکیں ... . . ."  
فیاض خود کو قابوں میں رکنے کی کوشش کرتا ہوا بولا: "میری دافتہ میں  
قہبی بہتر ہو گا کہ تم ان کی توقعات پر پورے اتر دو! —"  
" میں نہیں سمجھا جناب عالی! —"

" ان کتوں میں سے کسی ایک کو استھان کرو! —" یہیں صہر د  
..... خوب یاد آیا! . . . اودہ ... . . . مجھے سوچتے دو! —"

فیاض باقاعدہ کر بولتا۔  
اس کی انکھوں میں چک سی بھرانی تھی ... . . . جیسے کسی نئے خیال

نے چھپھورا ہو! . . .

" سخن! —" وہ تھوڑی دیر بعد آہستے بولا! . . . کچھلے دون

جیل اسکو اڑا لے بیک میں جو ڈاک پڑا تھا! . . . اس میں  
ہمارے ٹرینیٹ کے مجرموں کی تلاش میں ناکام رہے تھے!

" اودہ! شاید وہ رومال جو ٹھیک ہوئی تجویں کے قریب پڑا ہوا ملے تھا! . . ."  
غوری نے اپنے چہرے پر نکلندا کیفیت طاری کرتے ہوئے کہا۔

" مجھے قصیل کا علم نہیں! . . . وہ لیکس شادر کے پاس تھا!

خواب دیکھ کر شاہد بھی کچھ نہ کس سامنے نظر آتے رہا تھا۔

"بینک کی ڈیکھتی دالے کیس میں کیا ہو رہا ہے۔؟" فیاض  
نے اس سے نظر مارنے لیا پوچھا۔ پہچھے بھی نہم ہی تھا۔

شاہر نے طبیل ماسن لیا۔ اور بولا۔! کہتے ناکام ہے  
تھے... میکن اس گھاڑی کا سارا غل مل گیا ہے جو انہوں نے فرار ہرنے  
میں استھان کی تھی۔!

"رواج کے مطابق دہ بھی مسروق رہی ہوگی۔؟" فیاض نے  
ٹھنڈی پہنچ میں پوچھا۔

"یقین کے ساتھ نہیں کہا سکتا۔... یعنی اس بزرگی گھاڑی سے  
تلخ کہیں کوئی روپرست نہیں درج کرانی گئی۔... ابستہ جس نام  
پر وہ میکڑیتی آئیں میں رجھڑتھے۔ اس نام کا کہنی آدمی درج کرائے  
ہوئے پڑ پڑھیں مل سکا۔!"

"خوب۔! اچا پھر۔!"

"گھاڑی کی مشناخت دادا میرن نے کہے جزوں نے انہیں  
فرار ہوتے دیکھا تھا! میکن وہ ان کا علمیہ نہیں بتا سکے۔!  
بہرحال تین آدمی تھے۔!"

"فی الحال انہیں جیسم میں جو نکو۔... میں یہ کیس کی اور  
کوڈے دوں گا۔...! تمہیں ہلاکو اینڈکو کے کتوں کے بارے  
میں علم ہو گا۔!"

"جی ہاں۔... جی ہاں۔...! اکا لیں کہتے۔..."

"غوری کا گھصا پان۔... اس نے کہے پھر دادا نے شروع کر

"ہاں۔... روہاں کی بُو پر کتوں کو کھایا گیا تھا۔... میکن ظاہر  
ہے کہ وہ کسی جگہ سے گھاڑی پر بیٹھ کر فرار ہوئے ہوں گے۔... کتنے  
اس جگہ سے آئے ہیں پڑھ کے تھے۔... میکن سوال تو یہ ہے کہ کمال  
تمہیں پورے شہری ایک ہی کتا کیوں ملا تھا۔...! اور آج پوسے چالیں  
عدد کیوں؟"

"جی ہاں۔... پیسی تو سوال ہے؟"  
"اکس کا جواب کب تک ملے گا؟" فیاض نے پھر اسے تیز نظروں  
سے گھوڑا۔

"جانب عالی۔..."

"غوری بکھل کر آئتا اور پھر جب چاپ چلا گیا۔  
پھر غوری بھی اٹھ کر دھماڑا۔

"جاڑا۔!"

غوری بکھل کر آئتا اور پھر جب چاپ چلا گیا۔

فیاض دوبارہ بیٹھ کر باپنے لگا۔...! ایسا ہی شدید غصہ تھا  
اپنے مانجوں پر۔... کچھ دیر بعد اس نے پھر فون کی طرف  
باختہ پڑھایا۔...

"ہلو۔! الجہاں بھی ٹھیک نہیں تھا۔

"ہاں۔! شاہد کو بھیج دد۔!"

ریسیور کریڈل پر بچ کر دس گریٹ سلاک نے لگا۔...!  
انسپکٹر شاہر کے آئے ہیں پورے تین منٹ لگ گئے۔...  
فیاض نے باختہ ہلاک اسے بھیج جانے کا اشارہ کیا۔...! موڑ

بیٹھا تو آپے سے باہر ہو گیا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے سیمان کو چھاڑ  
کھائے گا۔!

"کیوں کیا ہو گیا۔...!" سیمان نے پوچھا۔

"نہیں کھائے گا۔" جوزف میز پر ہاتھ مار کر پولایہ مونگ کا ڈال۔

"لبے زبان سنبھال۔... صاحب کی نقل کرے گا۔..."

"سالا اس سے ہمارا پیٹ پھول جاتا ہے!"

"پہلے کیوں نہیں مچوں تھا۔!"

"ترم نہیں جاٹا۔..."

"بیٹھنے کا جھرتا کھائے گا۔!"

"یہ کیا ہو ٹا۔..."

"تمہاری شکل کا ہرٹا۔..."

"کھانا ڈے۔... اُو کا چٹا۔..."! جوزف جھلک کر پھینا۔

عمران خاک گھاٹیں تھا۔ جوزف کی ادازی میں گھوڑے جا رہے تھے۔

"آن سناٹا کیوں ہے؟".... اس نے ان دو فوٹ سے پوچھا جو

ایک درسے کو چاڑھ کھاتے دالے اندازی میں گھوڑے جا رہے تھے۔

"یہ زاب زادے منگ کی کھجوری نہیں کھائیں گے۔...! سیمان

نے تلخ ہجھیں لکھا۔

"تو اس میں سرگ نہیں کی کیا بات ہے۔ ذرا مل چاڑھا۔"

تاک معلوم ہو کہ اس نیٹ میں بھی آدمی رہتے ہیں!...! اور تو اور

شب تاریک کے نیچے منگ کی کھجوری ہرگز نہیں کھائے گا۔...! چل

یرے ساتھ۔...

دیشے حالانکہ چوبیس گھنٹے ان کی نجافی ہوتی چاہیئے تھی۔ ابھی تک کوئی  
ایسی شہادت نہیں مل سکی جس کی بنا پر یہ بادر کیا جا کے کہ کسی نے

وسیگارہ بنجے رات کے بعد بھی ان کتوں کا تھا قب کیا ہو۔...

"حالانکہ یہ ضروری تھا۔... غوری صاحب کو کم از کم۔..."

فیاض نے شاہد کی بات کا ملتے ہوئے کہا! "اب تم اسے دیکھو  
گے۔... ڈکتی دلا فانیل بھے دا اپس کر دو۔!"

"بہت بہتر جایا۔..."

ان کتوں کو کے جاؤ۔...

"میں ہر کے کے چیکے ایک آدمی لگاؤں گا۔ خواہ دس دن تک

تعاقب کرنا پڑے۔..."! شاہر نے سر ہلاک کر کھا۔!

"میں غوری کو فون کر رہا ہوں وہ تمہیں تفصیل بتائے گا۔..."

فیاض نے ایسے اندرازیں کہا جیسے وہ اس گھنٹے کو انتظام کر رہا ہو۔

شاہد اٹھ گیا۔!

ایک گھنٹے کے اندر اندر۔...! سارے کہتے ایک ایک رکے

..... شیر کے مختلف مقامات پر چھوڑ دیئے گئے اور ہر کے لئے

تیکھے ایک آدمی تھا۔!

آج سیمان نے مونگ کی کھجوری یکاں تھی۔! جوزف کھائے

"ٹیک نام لیا ہے۔ لیکن ایسے حالات میں جب کہ میں بھوکا ہوں؟"  
 "کیا جو بھی کسی قسم کی خوست کی علامت ہے۔"  
 "خوکی کی علامت ہے باس۔!"  
 "1936ء میں تم پیرس میں تھے۔!"  
 "ہاں... میں دیگر خاہاںکس — کیا فراہم تھا ایک بیرونی  
 دیکھ باس کی حیثیت سے میں نے دہان کتنا مگما تھا۔!"  
 "اور اس زمانے میں چھڑاڑ دھنے تیرا خون بھی نہیں پڑتے تھے!  
 "چھڑاڑ دھنے! جوزف نے تھیران پلکیں چھکائیں۔  
 "ہاں... جو میرے سینے پر منگ دلتے ہوئے تیرے حلق  
 میں از جاتے ہیں...!"  
 "اوه — چھڑاڑ لیں...!" جوزف نے داشت نکال دیئے  
 اور پھر ٹھنڈی سائیں لے کر بولا "ہاں بس میں اس زمانے میں قفری  
 بھی نہیں پیتا تھا۔!"  
 "اگر کوئی زمانے میں بھرگش میں رہا، ہو گا تبھی یقین ہے کہ تو  
 نے "ہارا کاری" کا ذکر ہو رہا سنتا ہو گا...!"  
 "بیرس... ہارا کاری...!" جوزف آہست سے پڑپڑایا اور  
 کچھ سوچنے لگا۔ پھر جونک کر بولا، "... آہا... تم نے تو چچ پچ  
 میری بھوکی اڑا دی...!"  
 "دیکھا... تو فتنے...!" عران چکا۔ یہی وقت ہے پہلے  
 بھرنے کا،... تو کھاتا ہے گا اور قیری یاد و اشت نازہ ہر قی  
 ہائے گا — !"  
 "اوکے بس — ?" جوزف داشت نکل کر اٹھ کر ہوا۔  
 عران باہر ہانے کے لئے پہلے ہی سے تاریخاً — ! دفعہ سڑک  
 پر آئے۔ عران کے پاس ان دفعوں سرخ زنگ کی ایک اپندرٹ کا تھی آئی  
 کل دہر ماہ گھاڑی بدل رہا تھا کبھی کوئی نیا ماڈل دیکھا جاتا اور کبھی کوئی  
 سڑکی بی بی پر آئی کار — !  
 اس نے جوزف کو اپنے برابر میٹھے کا اشارہ کرتے ہوئے  
 اجنب اسٹارٹ کی...  
 "میں بہت بھوکا ہوں باس!"  
 "ہندا کتنی دیرین مرے گا — ?" عران نے سرہلا کر پوچھا اور  
 گھاڑی تیزی سے آتے بڑھ گئی!  
 جوزف من پھلا کر کھڑا کے سے باہر دیکھنے لگا تھا  
 عران نے ٹھوڑی دیر بھول کیا "کامے کتے کے باشیں پیریں ال جونک  
 چھٹ جانے تو تباہی زبان میں اسے کیا کہیں گے — ?"  
 "باس! میں بھوکا ہوں — ! کامے کتے اور جونک کی بات نہ کرو  
 ... میں کچھ نہیں جانتا — ?"  
 "ہارا کاری — !"  
 "خدا مجھے غارت کرے الگیرے کام بھرے نہ ہو جائیں..."  
 "یاس تم اتنے قائم کیوں ہو گئے ہو...!"  
 "میں پوچھ رہا تھا کہ اس کتے کریں کیں گے — ?"  
 "تم مجھ سے نیازہ جانتے ہو؟"  
 "تصدیق کرنا چاہتا تھا کہ میں نے فقط نام تھیں یا — ?"

ہلاکو اینڈ کر  
 عران سیریز  
 14

عران تیری سے مذا...  
 "اوه — ہلویاض — ?" وہ بکھلانے ہوئے انداز میں  
 اٹھ کر فیاض سے بغل اگر ہر جانے کی کوشش کرتا ہوا بولا۔  
 فیاض نے خاموشی سے پچھے ہٹ کر مصافح کے لئے ہاتھ بڑھا  
 دیا تھا —  
 "ٹیک ہے ٹیک ہے...!" عران نے مصافح کرتے ہوئے  
 کہا؟ بہت اپنے موقع پر آئے پیارے دوست! میرا پس درس سے  
 کوٹ کی جیب میں گھوڑنا ہوا تیری کری پر بیٹھ گی اور جوزف اٹھا ہوا بولا  
 فیاض اسے گھوڑنا ہوا تیری کری پر بیٹھ گی اور جوزف اٹھا ہوا بولا  
 "کیا میں باہر ٹھہر دیں بس — ?"  
 "ہاں... ہاں... ٹیک ہے... جاؤ!" فیاض نے  
 باہر ٹھہر کیا اور عران نے مکا کر جوزف کو سکھ ماری!  
 وہ چپ چاپ باہر چل گیا۔  
 "تم ابھی اس سے کی گفتگو کر رہے تھے؟" فیاض نے عران کو  
 سرد لمحے میں غاہل کی  
 "میکوں بتاؤں! تم سارے میں کچھ پھر دے!" عران شرم کر بولا۔  
 "کیا تم کبھی کوئی آدمیت کے جانے میں نہیں ہوتے؟"  
 "سوئے وقت... شاید ابے سیلینگ سوت کہتے ہیں  
 انگریزی میں!"  
 "میں بہت پریشان ہوں!" فیاض اس کے اوٹ پنگ سوت کو نظر  
 انداز کرتا ہوا بولا۔

کابوکی رنقار کم بوقت اور اسے فٹ پانچھ سے ٹھاکر دیا گی۔  
 کچھ دیر بعد وہ دفعہ پکسیز کی ایک میز کے گرد نظر آئے۔  
 جوزف پنچ کر رہا تھا اور عران پر فتوں کے سے انداز میں چاروں طرف  
 دیکھتا ہوا... ناٹھکیں ہلاٹے جا رہا تھا! ایسا لگتا تھا جیسے پہل بار کوئی  
 دیباق کوی اچھے ہو گل میں داخل ہوا اور جوزف خاموشی سے کھاتا رہا!  
 پنچ کے اختتام پر عران نے کہا "منگ کی وال کی قیمت دس  
 روپے فی ان بڑھ گئی ہے۔?"  
 "تم پیرس کی بات کر رہے ہے بس...!" جوزف اسے عور  
 سے دیکھتا ہوا بولا۔  
 "خیر پیرس بھی ہے — ?" عران نے ٹھنڈی سانس لی۔  
 "ہارا کاری — ! مجھے یاد آیا — وہ کاولوں کو بد نام کرنے  
 کی ایک ناپاک سائزش تھی — ?"  
 "ہارا کاری گو...!"  
 "ہاں — بس — ! وہ کاولوں کے لئے قحط کی علامت ہے وہ  
 سفید غام روگ کیا جائیں کہ جونک اور کامے کے کامیکا مطلب ہوتا ہے۔  
 پیرس میں ایسے کئی کامے کتے دیکھے گئے تھے جن پر ہارا کاری مکا ہوا  
 تھا اور جس گھر میں بھی کوئی ایسا کن داخل ہوا وہاں کوئی مرض نہیں گی تھا۔  
 جوزف خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگا؟ اس کا سر جھکا ہوا تھا اور آنکھیں  
 بند تھیں — !  
 کچھ دیر بعد اس نے سراخھا یا اور اس کا منہ جھرت سے کھلا کا کھلا  
 رہ گیا۔ وہ عران کی پشت پر دیکھ رہا تھا — !



عمران سرپرک کر پہنچی۔

"کیوں کیا ہوا بس! جو کچھ دینا ہے میدا میں اسے دے آؤ!"

"اسے بیس بلااؤ...!" عمران نے زم ہجے میں کہا اور سر کھجانے لگا!

جوزف بڑی تیزی سے مٹا تھا اور عمران نے دیر کوا شارے سے بلکہ بیل طلب کیا تھا؟

جوزف دمنٹ سے پہلے دلپ نہ آسکا۔ اس کے چہرے پر ہوا ایسا اُڑ رہی تھیں۔

"کیا اس نے ہوش انتہا کا شیش کی فراش کی ہے؟" عمران نے بوکھلا کر پوچھا۔

"نہیں بس! وہ تو غائب ہو گی۔..."

"بیٹھ جا! پر کئے کتوے۔ کیا کہا تھا اس نے...!"

"میرے سامنے اس نے کچھ لکھا تھا... اور مجھے دے کر کہا تھا کہ تمارے باس اکثر مجھے خیرات دیتے رہتے ہیں!"

"ملے کی تھا؟"

"علیہ...! پہنچنے والے بس...! بس وہ غریب آدمی تھا میں کچھ بسیں۔ انگریز بڑی روائی سے بول بکتا تھا۔ اسی پر قرب مجھے انہوں ہوا تھا بس...! میں نے سیاں دیکھا ہے کہ انگریز بولنے والے شنید پرکش اور اچھی حیثیت کے لوگ ہوتے ہیں۔"

"لیکن یہ خیر تو اُردو می ہے...؟"

"یہ تم لوگوں کا اپنا معاشرہ سے ہے اس میں کیا کہہ سکتا ہوں...! کچھ

کلاڑیاں بارم ہالز کے ہائی باخ میں بھرپری اس شخص کی نگرانی کر رہی تھی جو نایاب چھوٹوں کے بیچ کیا رہیں ڈال رہا تھا... بیل کا خالی

تمکا دہ ایسے بیچ چڑا کر فردخت کر دیا کرتا ہے!  
کلاڑیاں بیل...! قادر جیکن بیل کی طالی تھی۔ شہر سے باہر ان لوگوں کا ایک بیت بارم تھا جس میں زیادہ تر کیوں اور تر کاروں کی کاشت ہوتی تھی...! جیکن بیل چائیں سال قبل یورپ کے کسی ملک سے میاں پادری کی حیثیت سے آیا تھا اور پھر میاں کا ہو کر رہ گیا تھا...! ایک مقامی میاں کی خاتون سے شادی کر کے وہ ملکش نہیں گزارنے کا تھا۔ اس کا خالی تھا اک مشرق سکون کا گھوارہ ہے اور مشرق عورت خواہ کی ذہب سے قلع رکھتی ہو۔ بہترین بوری ثابت ہوتی ہے۔ مسز بیل

چھپ رہا تھا...!  
چھپ رہا تھا کہ چالانک کی طرف رکھتے ہیں۔ اس کے بعد اس نے بیچ ڈالنے کا سامان دیں چھینکا تھا اور ٹوڑتا ہوا چالانک کی طرف چلا گیا تھا...!

کلاڑیاں کی تباہی تیز ہو گئی! گاڑی کے قریب پہنچ کر مدد نے اور اُدھر دیکھا اور اپنے ڈھیلے ڈھانے کا تھے کیونکہ پہنچ سے کوئی چیز نکالی کر دیا تھا۔

اتھے میں کلاڑیاں بھی برآمدے میں پہنچ چکی تھیں۔

"یک بات ہے اس نے مدد سے مست ہے میں پوچھا!  
وہ لوگ پیاسے میں میم صاحب... پانی چاہیئے...!"

کلاڑیاں طویل سانسل...!

اب وہ جگ میں پانی اور گلاس لئے گاڑی کی طرف ڈالا جس رہا تھا...!

کلاڑیاں سے رجھتی رہی! وہ سرچ رہی تھی کہ واپسی پر اس سے پوچھے گی کہ پہلے اس نے کرنے کے پیشے سے کیا چیز نکال کر دیا تھا کوئی بھی...!  
فرائیور پانی پی کر پیشے اٹرا اور گاڑی کا پھیلا حصہ کھول کر ایک بڑا سا

الیعنی کن پیشے آٹرا...! اور اس کی زنجیر مدد کے لائق میں تھا دادی!

ایک بار چھپ کلاڑیاں کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا...!

گاڑی حل گئی اور مدد کرنے کی زنجیر تھا میں اپنی ہوا... گلاس اس لئے جگ میں ڈال دیا تھا...! دابنے ہاقدیں کرنے کی زنجیر تھی اور باہمیں پا تھیں جگ!

اس کے سیار پر پوری اتنی تھی...!

اس سے صرف کلاڑیاں پیدا ہوئی تھیں تھے رنگت باپ کی پانی تھی اور ہری سیاہ اسکیں مان کی طرف سے صرمی آئی تھیں۔!

دل کی بھی بُری نہیں تھی۔ میکن یہ شخص جو اس وقت کیا رہیں میں بیچ ڈال رہا تھا اسے کبھی اچھا نہ کھا تھا۔ پچھلے تین ماہ سے وہ اسے فارم پرویکٹ ڈال رہا تھا اور اس کے میاں آیا تھا اور اس کے باپ کے ملن طحن کرنے پر اپنی کے میاں اس نے ذکری کری تھی۔ پادری نے کہا تھا کہ وہ اتنا مضمون اور سٹالا ہر کر جیک کیوں ناگزگا ہے۔ اس پر اس نے جواب دیا تھا کہ جب کہیں کوئی کام ہے۔ میں تو پیٹ یونکر پالا جائے۔ جیکن بیل کو ایک مدد کی فرودت تھی لہذا اسے کام مل گی تھا۔

ذجات کیوں کلاڑیاں کیاں عصر کس ہوتا ہے؟ اس آدمی کے خلاہر جاٹاں میں زین داسمان کافر ہے۔ یہ اس کی چھٹی جنس عقی درست بھی نہ کہ اس کے خلاف کوئی ثبوت فراہم نہیں کر سکی تھی۔!

اس وقت بھی وہ حب عادت اسی کی رہی تھی...! اپنی خواب گاہ کی کھڑکی سے اس طرح اس کی نگرانی کر رہی تھی کہ اس کی نظر اس پر نہ پڑتے پاٹے۔

ان کا یہ فارم قوی سٹاہر کے کارے ہی دافع تھا اور وہ اس کھڑکی سے سڑک پر بھی دیکھ سکتی تھی۔

چالانک فارم کے چالانک پر ایک بڑی سی پند کا طری آئی...! اور اس کا بارہ بجا یا جانے لگا۔

کلاڑیاں اس مدد کو چھکتے دیکھا جو کیا رہوں میں بیچ ڈال

"یہ کیا ہے؟ ..... کلادیا نے غصے لہجی پوچھا۔  
 "وہ لوگ دے گئے ہیں راستے میں کہیں آوارہ پھر رہا تھا میم صاحب!"  
 "زنجیر سمیت؟"  
 "یہ تو ہیں پوچھا میم صاحب۔!"  
 "تم نے لے کیون یا۔۔۔ پاپا کے نہیں پاتے۔۔۔!"  
 "اب میں کیا کروں میم صاحب۔۔۔! وہ دے گی۔۔۔"  
 "آنسو سے حاکا زنجیر سمیت آوارہ گردی نہیں کر سکتا! - ٹھہر دے!  
 میں پاپا سے کہتی ہوں۔۔۔!"  
 میم صاحب خدا ہر نے تو ہیں اسے نہیں رکھ لگا۔۔۔ میم صاحب!  
 "خود ٹوٹی دیر بیداں کے کے گدی بھرپور گئی۔ پاری جیکسن کھڑا تھا  
 "میں نے آنا سیہا کا آج تک نہیں دیکھا۔۔۔ اجنبیوں میں لکھنے  
 سکون سے کھڑا ہے۔۔۔!"  
 "دفعہ کلادیا چونکہ پڑی اور پاری کو اہل لے جا کر بولی! "کہیں یہ  
 کتنے حسلا کو اینڈا کو سے ن تلقن رکھتا ہو۔۔۔"  
 "میں بھی بھی سوچ رہا ہوں۔۔۔! سدھا ہوا لیشین ان اطراف  
 میں کہاں۔۔۔!"  
 "پھر اس کا کیا کریں! "کلادیا نے کہا اور مزدور کو اوزدی! .....  
 وہ کتنے سیت قریب چلا آیا اور کی آتے ہی کلادیا کے پردی کے قریب  
 بیٹھ گیا۔ اماز ایسا یہ تھا میں وہ سالہا سال سے اس کی ماں کے  
 ہوں۔۔۔!  
 "عجیب ہے! وہ آہستہ سے بڑھتا ہے! ..... اور مزدور سے پوچھا!

مزید دل زدھا ہے! از جانے کیوں کلادیا کی انکھیں بھی مجرماں!.....  
 اور اس نے دہاں سے بہت جاتا ہی مذاق سمجھا۔!  
 رات تک وہ اس کے متعلق سرچتی بھری تھی! ہر سلتھا کا پتھ بیان  
 کے مطابق اس نے ڈرائیور کو میم ہی دی ہو۔ پھر وہ اس کی طرف سے  
 غیر معلوم کیوں فتحی۔ اسے چور کیوں سمجھتی تھی۔۔۔ وہ ہمیشہ اس نکری  
 کیوں رہتی تھی کہ کسی طرح اس کی کوئی پوری پکڑتے۔ وہ اپنے ذہن کو  
 کریکٹ بھی سیکن اسے جو دیکھ سکتے کا کوئی معقول جواز ہا تھا نہ آیا۔۔۔  
 ابھی تھی بھی۔ ابھی تھی کہ نیند ہی اڑ گئی۔  
 کمبی ایک کھڑکی کے قریب جا کر کھڑی ہوتی اور کمی بستر پر  
 لیٹ جاتی۔

دونوں گئے دیکھی نیند نہ اراد۔ تھک پار کر شبلی میپ کی لائٹ آن  
 کرنے ہی جا بھی تھی کہ کمی گاڑی کا ہارن سننا دیا۔ ہارن بجانے  
 کا دھی تھوڑی اماز فنا جو دھی صبح کوں چلی تھی۔

بترستے اچھل کر دکھڑکی پر آئی اور فارم کے چالک کی سوت  
 انہیں میں انکھیں چھاڑنے لگی۔

مطلع عبار آگوڈ نہ ہونے کی پر تاروں کی چھاؤن خاصی کھٹل  
 ہوئی تھی۔ اس نے دیکھا کہ کوئی پھاٹک کی طرف جا رہا ہے۔۔۔ بس پھر  
 وہ بھیج سہیمان یعنی بنتلا ہو گئی۔۔۔ بہر حال کر کے سے باہر نکل جائے  
 کا فیصلہ اس نے فری طری پر کیا تھا! کچھ سرچے سمجھے بھر اس نے  
 ناٹھٹ گاؤں پہنی اور برآمدے یعنی نکل آئی۔۔۔ بھر آگے بڑھتی بھی رہی  
 تھی کہ باس کی ڈاہٹ سننا دی!

بدلتے یہ کیا ہے!  
 "میم کے بدلتے!"  
 "اوڑی! — اس نے میم والپس کب کہ  
 تھی؟"  
 کامیں بکراں ہے! مجھے لفظی نہیں! وہ تھا اپر انداشتہ اسلام ہوتا  
 ہے۔ ماڑن بھی اسی نے مخصوص اماز کی بجا یا تھا اور اب مجھے یاد پڑتا ہے  
 کہ اکثر اسی اندراز کے ہارن اس پاس سنتی رسمی ہوں۔۔۔"  
 "کیا آپ مجھ سے بہت زیادہ لغزت کرتی ہیں میم صاحب!"  
 "اس بے شک سوال کا مطلب۔۔۔!"  
 "مجھ پر کوئی بڑا اسلام رکھ کر فرکری سے اہل کرنا چاہتی ہیں!  
 کلادیا سے اس بات کا کوئی فری جواب نہیں پڑا۔  
 "آخر آپ مجھ سے اتنی لغزت کیوں کرنی ہیں؟" مزدور نے عنان ک  
 پہنچی ہی کہا! میرا دنیا میں کوئی نہیں ہے۔۔۔"  
 اور پھر وہ پھرست پھرست کر رونے لگا۔ کلادیا طبعاً زم دل تھی۔  
 بوکھلا گئی۔۔۔  
 "ارے... ارے... تم بدلتے کیوں گے... مم... میں  
 .... تم سے لغزت نہیں کرتی... خاموش ہو جاؤ... خاموش  
 ہو جاؤ۔۔۔"

یعنی وہ رو تھا ہی رہا۔۔۔ کتنا ایڈ کر اس کے پاس گیا اور اسے  
 سو گھنٹے گا... پھر کلادیا کی طرف من کر کے بیٹھ گیا۔ اور کلادیا کو البا لگا  
 جیسے کہ اس کے لئے مفہوم ہو۔۔۔ کلادیا سے البا کر رہا ہو کہ اب وہ اس کا

چھوڑ کر گئیں اور مکان سے لر۔!  
”کیوں؟ جو یا تے پر شوق ہے مجھے میں پوچھا!  
”جیب بہت دفعہ بورنے کا مرد ہے میں ملتا تو نہاری خشک و بخشنے  
کو جو چاہتا ہے!  
”تم گھر سے ہو!  
”نہ ہوتا تب بھی کیا فرق پڑتا۔!  
”ایکٹو نے اس قسم کے احکامات کیلئے جاری کئے ہیں!  
”لات مارنے لگا ہوں۔!  
اب وہ بیک زیر د کے نبڑا امیل کر رہا تھا! دوسرا طرف سے فرما  
جو اب طلا۔  
”رپورٹ!  
”لکھن فیاض کے ان اکائیں آدمیوں کا سراغ بھی بھی نہیں مل سکا۔  
.... اب وہ اس بھر کو پریس میں دینے جا رہا ہے...?  
”کیا غیرز ریلیز کرو!  
”یہی معلومات کے مطابق ایک ٹھنڈے بند کر دے گا۔  
شدید منقطع کر کے اس نے لکھن فیاض کے نبڑا امیل کے بالیک  
وہ اس وقت دفتر میں موجود نہیں تھا۔  
پندرہ بیس منٹ انتظار کر کے دو بارہ اس سے رابطہ تاثم  
کرنے کی کوشش کی۔  
”کون ہے!  
”خدائی فوجدار۔

”تم کہاں جا رہی ہو۔!  
”وہ... وہ!  
”کلامیا مٹ کر ہکلائی!  
اسی طرح کا ہارن... اور وہ...!  
”بچوں مت کرو... جاؤ اپنے کمرے میں...!  
کھلاؤ بڑی طرح بُوکھلا گئی! پادری نے کبھی اس سے ایسے خواب  
لبھے ہیں لفٹنگوں میں کی تھی۔  
وہ سکیاں لیتی ہوئی اپنے کمرے میں واپس آگئی اور بست پر کر  
کر کی خوشی سی پنجی کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رہا تھا۔



عمران نے بھیت ایکٹو پنچ ماہتوں کو ہدایت کر دی تھی کہ کوئی اس  
کی طرف رونخ بھی نہ کرے... وہ اپنی طرح سمجھتا تھا کہ جس سے  
بیالیسوں کے والی و حکی وی تھی وہ اب اس سے بے خبر نہ ہو گا۔  
پھر جب جو لیانا فردا اڑنے اسے رہاگر کے ایکٹو کی اس ہدایت سے  
متعلق بتا یا تو اس نے احتیاط اندازی میں کر کیا۔ تباہی چیز کو مشیڈ وغیرہ  
ہو گیا ہے...! یقیناً اس نے خواب میں دیکھا ہوا کہ کوئی میرا قاتب کر رہا ہے۔  
جو یا اس کی بُوکھاں کو نظر انداز کر کے ہوئی۔ ”تم سائیکومنیشن کی طرف  
بھی نہیں آؤ گے۔!

”تم...! ما...، تا... اگو... کو ما...، کاغذو ط...

گھاڑی میں دو عقب نہ آئیئے تھے ایک کو اس نے اس طرح سیٹ  
کیا تھا کہ یہ کچھ آنے والی گھاڑیوں پر نظر رکھ کے...  
و فتح سیمان نے پوچھا! ”بارات بھاں جائے گی صاحب!  
”سیدمان... آج تک معلوم ہوا کہ تیرے حل سے جو تر  
غذائیں اتنی بیں ان کے لئے بچے لکھتے پڑھ بلیں پڑتے ہیں۔  
”ارے... باب رے...!  
”کیوں... کیا ہو...!  
”رات سے بیسا پیٹ خواب ہے... مجھے تو آپ صاف  
ہی کر دیں!  
”پیٹ ٹھیک ہونے کا حرف بھی ایک طریقہ ہے تو تزویے حملن  
سے اتنا چھوڑ دے۔ مونگ کی والی کا بدلیں آج ضرور ہوں گا۔!  
”آپ ٹھریں کھاتا کب کھاتے ہیں!  
”سیدمان نے روہماںی  
آواز میں لکھا۔  
”جب بھی کھاتا ہوں مونگ کی والی ہی کی اطلاع ملتی ہے!  
”اب میں اس کو کیا کر دیں کہ وہ دن مونگ کی والی ہی کا ہنزا ہے۔  
”سیدمان...!  
”جناب عالی...!  
”بُوئی بے مقصود بڑک پر چکر کاٹا ہے...!  
”اور وہ کھلٹا کمی اور بڑف مڑ گیا تو...!  
”وہ جس طرف بھی مرے مرتے رہو...!  
”اللہ رحم کے میرے حال یہ... آج جان گئی... میلے کبھی

”اوہ... کیا بات ہے؟  
”ستا ہے کہ تم نلائش گشداں کا اشتہار دینے جا رہے ہو!  
”بھر پریس کو رس دی گئی ہے!  
”کیا اس سے بھر میں حرکس نہیں پھیلے گا۔  
”بھے اس سے کوئی دول پیشی نہیں۔  
”تم سے بُوکھا طلب کیا جا سکتا ہے؟  
”بُوکھا طلب کرنے والوں ہی کے حکم سے ہو رہا ہے!  
”اوہ... اچھا...!  
”اور کچھ...!  
”چالیس اور عالی بابا کی خدا حفاظت کرے۔ اس کے علاوہ اور  
کیا کہہ سکتا ہوں۔ ملائیا...!  
”عمران نے سلسلہ منقطع کر کے جزو ف کو آغاز ری  
وہ کمرے میں داخل، مونگ کی طرح کھڑا ہو گیا!  
”وردی پیٹز! دو فویں ریلو اور سا اچھلو... اور مجھے اسکرٹ  
کرو!  
”جزو نے ایڑیاں بجا لیں اور ھوم کر باہر نکل گیا۔

قریباً آدمی ٹھنڈے بد عمران اس شان سے باہر نظر آیا کہ جزو  
کی موڑ سا میکل اس کی کار کے آگے آگے چل رہی تھی اور کار عمران کی  
بجائے سیدمان ٹرائیو کر رہا تھا...!  
عمران پھلی سیٹ پر اس طرح اکٹا بیٹھا تھا جیسے پچ پچ کی والی  
است، کے اولاد ہو...!

”ابے توکا دوچارون مسلسل بیکھتے رہنے کا ارادہ ہے ۔۔۔“  
”جب تک فلم پوری طرح سمجھیں نہیں آجاتی دیکھتا رہتا ہوں ۔۔۔“  
”حرامخوار ۔۔۔“ بیکھتے ہوئے عران نے پرسن لٹا اور دس کا ایک نٹ  
اس کے ہاتے کرتا ہوا بولنا؟ اس میں پورا نیپٹے تو قرض ادھار کر لیجیو۔  
۔۔۔ والپی پر ادا کر گوں گا۔۔۔“  
”اللہ آپ کو یہ شکر کو زار کے ۔۔۔“ سیلان نے نٹ کے کر دعا  
کے لئے ڈنوں باخدا اٹھاتے ہوئے کہا۔  
جوزف گاڑی کے فریب گم سم کھڑا انہیں گھرے جا رہا تھا?  
عران گاڑی سے اتر گیا اور جوزف نے اس کی جگلے لی ۔۔۔  
”یہ سچے بھیش گے لاث صاحب!“ سیلان بڑھا یا بھیسے میں اس کے  
باپ کا فکر ہوئی!  
”ہاں ۔۔۔ تم مارہ باپ کا ذکر ہے!“ جوزف عران کی طرف ہاتھ  
اٹھا کر بکلا ۔۔۔  
”دیکھو ۔۔۔ سرودو ۔۔۔ اگر میری عدم موجودگی میں تم درون نے  
جگہ اکیا تو والپی پر چھڑی اور چڑی دوں گا ۔۔۔“ عران نے انہیں گھونٹ  
لکی کر لیا! اب دفعہ ہر جا ڈیہاں سے ۔۔۔  
سیلان نے انہیں اسٹارٹ کیا اور گاڑی خیزی سے آگے بڑھ گئی!  
عران نے آگے بڑھ کر موڑ سائکل سنبھالی۔ اس نے یہ کھڑاگ اسی  
لئے پھیلایا تھا کہ اپنی پوزیشن کا اندازہ کر سکے۔  
حقیقتی اس وقت اس کا مقابلہ نہیں کیا گی تھا ہمذہ یعنی سمجھا  
کہ اسکا تفاکر وہ آدمی ہے۔ زوالیہ، ۲، کتاب جن

اپنا نہیں ہوا۔ ”  
 ”جہاں جو زف رُ کے .... دیں گا لڑی روک دینا !“  
 ”پھر اتر کر جاؤ گوں .... یا سیٹ پر لیٹ جاؤں ؟“  
 ”بیسا موقع ہو ... !“  
 ”اے اللہ میرے گناہ معاف کر دے ... !“  
 ”ضد معاف کرے گا کہ تو خود تو پلاؤ اڑاتا ہے ... اور مجھے  
 منگ کی دال پر ٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔“  
 ”پلاؤ دیغرو آپ ہی کے لئے تو پکا کر کھانا ہوں۔ جب آپ کھاتے  
 کے وقت موجود ہی نہ ہوں تو کیا کر دن ... خود نہ برا کرنا پڑتا ہے !“  
 اچانک جو زف نے ایک لگی میں اپنی موڑ سائیکل موڑ دی .....  
 اور سیمان اسے برا جعل کہنا، تھا — اسی طرف موڑ نے گا ... !“  
 جو زف نے اسی لگی میں موڑ سائیکل روکی مخفی !  
 عمران نے سیمان سے کہا — اب تم بھی روک جاؤ ... !“  
 سیمان نے گاڑی روک دی .... جو زف موڑ سائیکل ایک کنکے  
 کھڑی کر کے گاڑی کی طرف آ رہا تھا۔  
 ”اب تم دونوں یہاں سے کسک جاؤ !“ عمران نے سیمان  
 سے کہا !  
 ”اللہ تیرا مشکر ہے .... ! مگر صاحب والپی کب ہو گی ... !“  
 ”کیوں ... !“  
 ”فلم کھوتے دا پتھر سلور جو بلی ہفتہ نارہی ہے ... میں نے  
 ابھی تک نہیں دیکھی !“

کلادیا بیلی کی بیو بڑی ناتوشگوار ہجتی ... باب کی جھڑکی نے ابھی تک  
اس کا موڑ ٹھیک نہیں ہوتے دیا تھا۔ ناشستہ اس نے خواب گاہ میں ہی کیا  
اور سرول کے مطابق پائیں باغ میں بھی رُنگی ...  
تین بجے کے قریب روتے روتے سرگئی ہجتی ... جیکیں بیلی کا بودیہ اس  
لئے بالکل نیا تھا ... اس نے کبھی اس سے نئے لہو میں بھی گھنٹوں کی ہجتی  
چہ جائیک اس طرح ڈانتنا۔  
اس کی سمجھیں نہیں آہتا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہیئے۔ طبیعت کا اس  
یکمگی کو کہیں رکھنی جھکانا ہی تھا۔ براو راست باب سے نہیں اچھسکتی  
ہجتی ہے۔ — میکن بہر عالی اپنی تکی حکمت کے فریع یہ ترجمان اسی چاہیتی  
ہجتی کہ باب کے روتے کا اس پر کیا در عمل ہوا ہے؟  
نوبجے اس نے گیراں سے چوری گاہاری نکالی اور گھر سے نکل کھڑی بونی  
آج وہ خوبیت مزدوروں سے کہیں بھی نہ دھکاتی دیا جس کی وجہ  
سے وہ ذہنی طور پر اس عالم تک پہنچ گئی۔ اس کا نام ظفر فنا میکن در  
اسے ڈر ہجتی ہے! —

اس کی چاڑی کا رُخ پائی دے پر شہر کی جانب تھا! وہ سوچ بڑی تھی کہ پر ادن شہر میں گزار کر رات لگنے والیں آئے گی حالانکہ پہلے کبھی ایسا

مختصر در اصل فیاض ہی کا مقابلہ کرتا ہوا اس ریستوران تک پہنچا  
خواہ۔ اگر اس وقت اس کا مقابلہ نہیں کیا گی تو اس کا مطلب یہی  
ہو سکتا ہے کہ ان ہرگز کی نظر دل میں عران کی کوئی اہمیت نہیں ملتی۔  
اگر وہ اس کے لامانا مول کا علم بھی رکھتے ہے تو اپنی محض پوزیشن  
کے پیش نظر انہیں اس کی قطعاً پرواہ نہیں ملتی۔!  
اس نے موڑ سائیکل اسٹارٹ کی اور گل پار کر کے دمری سڑک پر  
آنکھا... اسے اپنے ایک پرانے دوست طینی دلسن کی تلاش ملتی۔ دیہی  
ڈینی دلسن جس نے ایک بار اپنے سدھائے ہوئے جانوروں سیست اس کے  
سامنے شکرال کا ستر کی خواہ۔  
عران کی دافتہ یہ وہ اپنے وقت کا بہترین ٹریزر ہے... اس کے  
سدھائے ہوئے جانوروں کی ماہگ اگر دوسرے عالمک سے بھی آتی ملتی۔  
عران نے فن پر اس سے کچی بارا بیٹاتا فرم کرنے کی کوشش کی تھی میکن اس  
کا اکسٹری یہی کہتا رہا تھا کہ وہ گل پر موجود نہیں ہے۔!  
آخری بار جب عران نے اپنا نام بتایا تو اسٹریٹ نے بڑی بے چینی سے  
ہلکا ہاتا تا سفر عران ہیں تو اپ بیفتا اس سلسلے میں بیری کوئی مدد کر سکیں گے...  
مترجمی دلسن شاید کسی بڑی دشواری میں پڑ گئے ہیں پچھلے چھ ماہ سے وہ کئی  
کمی دل پیدا صرف فکری ویرانی میں اپنے آدمیوں میں آتے ہیں... اور پھر  
غائب ہو جاتے ہیں...!  
اس کبھی پر عران کے کام بھڑکے ہوئے رہے! اور اس نے اس  
سے کہا تھا کہ وہ جلدی اسکے سبک میں بخوبی کی کوشش کرے گا!

روشنی نے آگے بڑھ کر اس کی میٹانی چھستہ ہوئے کہا۔  
بس اسی قسم کی چیزیں کلاڈیا کو بے حد تاثر کتی تھیں ... وہ دوس  
سال کی تھی جب اس کی ماں پہنچیں میں بتلا ہو کر اپنے مرگی تھی ...  
ماں کی جھوک ہی نے اسے روشنی سے اتنا قریب کر دیا تھا۔ روشنی کی  
گرم ہوشیوں میں اسے مٹا ک جھلکیاں ملتی تھیں۔

خود کو اسی دیر بدو طے پایا کہ وہ بڑھ میں پچ کریں گے۔  
”یکین یہ تمیں ہوا کیا ہے؟“ روشنی نے اس سے پوچھا۔ تم اتنی  
مضخل اور بھوپی مکھی کی کیوں ہو؟“

”کچھ تھیں!“ کلاڈیا نے زبردستی ہنسنے کی کوشش کی!  
”خیر چھپڑو۔“ خود کو دیر بدو تم خود ہی بتا دو گی ... وہ اس کا شاد  
تچک کر دیں یہ مجھ سے تم کبھی کچھ تھیں چھا سکیں!“

اس پر کلاڈیا صرف مسکرا کر رہ تھی تھی!  
ڈیڑھ بجے وہ نیکیں کے ڈائینگ ہال میں داخل ہرئیں۔ یہاں کو اکری  
کے سوا ہر چیز سیاہ تھی ... سیاہ فرش پر ... سیاہ پردے ...  
سیاہ گھونن اور اپنی رنگت سیست مرتنا پا سیاہ دیڑپٹ ... ایسے ماحد  
پیں سفید کو اکری ایسی ہی لگتی تھی جیسے کوئی نیکیں ہیں پڑھی ہو اور اس کے  
شفاف دانت غایاں ہو گئے ہوں ...!

”هم شاید یہاں پہلی بار آئے ہیں!“ کلاڈیا نے کہا۔  
”اس کے افتتاح کو صرف پندرہ دن ہوتے ہیں! ...“ وہ دیکھو  
اس کو شہریں تکلی چلو ... ایک میز خالی نظر آرہی بھسے ...!“ روشنی  
نے کہا اور تیری سے آگے بڑھی۔

ہمیں ہوا تھا ... وہ عمر مان قادر بیلی ہی کے ساتھ شہر جاتی تھی۔ کبھی تباہا جانا  
ہوتا تو والپی پر دیرہ نکاتی۔

زیادہ تر ایک عورت کی شخصیت اسے شہر کی طرف نے جاتی تھی  
کیونکہ اس میں اسے اپنی آنجمانی میں کلکلیاں ملتی تھیں۔ وہ بالکل اسی کی  
طرح ہنسنے ہمارے والی اور شفیعہ عورت تھی۔ جوان المحرج تھی میکن نہ جانتے  
کیون کلاڈیا خود کو اس کے سامنے پہنچوں گرس کرنے لگتی تھی۔ ہر سکتا ہے  
اُن سے کسی تر رشا بہت ہی اس کی وجہ ہی ہو! ...

وہ ایک ایٹھکو بر میز عورت تھی اور اس کا نام روشنی تھا ... اُرود  
روانہ سے بدل سکتی تھی۔ خود کلاڈیا جو ہمیں کی پیلاؤ راحتی اتنی اپنی اڑوں ہیں  
بول سکتی تھی۔ وہ ایک فرم میں کسی اپنے ہندسے پر فائز تھی ...  
اور کلاڈیا کے تجربے کے مطابق جب چاہتی آفس چوہا کو گھر منتظر تھی!  
کئی باروہ اس کے ساتھ قادم پر بھی آپنی تھی۔ فادر جکین یہی میں اس سے  
واثق تھا — !

اُن کی ملامات کو اسال پہنچنے اتنا تھا ایک تقریب کے موقع پر ہوئی  
تھی اور دفعوں دوست بن گئیں تھیں — !  
شہر ہو چکر اس نے روشنی کے فلیٹ کا گزر کیا! وہ آنس میں تھی  
ملازم نے اس کا استقبال کیا اور فون پر بکھری کو اس کی آمدکی اطلاع  
دی۔

روشنی نے آدمی گھنٹے کے اندر اندر گھر پہنچنے کی کوشش کی  
تھی ...  
”ہل کلاڈی ڈیڑپٹ ...“ کھنکتے دفعوں بعد میں تمیں یاد کئی، بول ...!

بالکل ایسا ہی مسلم ہوا گا جیسے ایک سکنی کی بھی دیرہ ہو جائے پر وہ میز  
پا تھا۔ آپنے گیا۔

”ڈیڑپٹ ماحل ہے یہاں کا ...“ کلاڈیا نے کسی لمحہ کا  
پیٹھے ہوتے ہیں ...!

”جسے پسند ہے! ...“ روشنی نے کہا اور مینداشتا کر دیکھنے لگی ایں ...  
کلاڈیا چاروں طرف نظر دیڑپٹ اپنی تھی ... وغیرہ چونکہ پڑی!  
بانیں جا بہ دلے گوشہ میں ایک ایسا آہنی دھکائی دیتا تھا کہ پہلے تو اسے  
اپنی آنکھوں پر لیتیں ڈاکا! لیکن وہ سرقی غصہ نظر، ہی تھا ... پہترین قسم کے سڑیں  
بلیک ... وہ اپنی میز پر تہنا تھا اور کسی طرف بھی متوجہ نہیں تھا۔

کلاڈیا اسے محض مشاہدہ ہی تصور کے نظر انداز کر دیتی ... میکن غفر کی  
ایک مخصوص عارت کی بنا پر وہ ایسا نہ کر سکی ... وہ خنوسر مخنوسر و نقصے  
اپنے دہانے کے بامیں لوٹ کر میختیختہ رہنے کا عادی تھا۔

... اس وقت بھی اس کی یہی گیفتگی تھی ... کسی گھری سرچ میں مسلم  
ہوتا تھا ...

کلاڈیا نے کسی قدر جھکتے ہوئے گلدار کو اپنے سامنے رکھ لیا ...  
اس کا خیال تھا کہ اس طرف نظر اس کا پورا چیڑہ نہ دیکھ سکے گا!

”یہ میز دیکھو — اونٹا روشنی نے اسے مطابق کیا! روشنی کی  
پشت نظر کی طرف تھی — !

”او — ہاں ...“ کلاڈیا چونکہ کمزی کی طرف متوجہ ہو گئی۔  
”جسے بتاو ... کیا بات ہے! ...“ روشنی اسے ٹوٹنے والی  
نظر دل سے دیکھتی ہوئی بولی۔

”میں سچ پچ سبھت پریشان ہوں روشنی ڈیڑپٹ ...!  
”کیوں ...؟“  
”یہاں اس وقت ایک ایسا آہنی موجود ہے جو میرے فارم پر مدد کری  
جیشت سے کام کرتا ہے!“  
”اوہ ... تو اس میں پریشانی کی کیا بات ہے ... کیا تم نادر  
سے چھپ کر شہر آتی ہو؟“  
”نہیں تر ...! تم میری بات سمجھنے کی کوشش کر ...“ وہ ایک  
ثنتا حال مدد کرے جو آٹھ آٹھ دن بیک شیوں نہیں کر سکتا! پہلے پرانتے  
کپڑے پہنچتا ہے۔ میکن اس وقت ایسا لگ رہا ہے جیسے ... کسی بہت  
اوپنی سر سانچی کا فرد ہو!“ ...  
”کہاں ہے ...؟“

”اپنی پوزیشن پہلی لو ... اس کسی پر بیٹھ جاؤ ...!  
روشنی اٹھ کر اس کی دلیل جا بہ دالی کسی پر بیٹھ گئی۔  
”اب وہ دیکھو! ... اس کو شہر میں ...!  
”اوہ مو ...!“ روشنی چونکہ پڑی پھر اسے منی آگئی ... اور اس  
نے کہا! ”اگر تم اس کے متعلق کہہ رہی ہو جو اپنی میز پر تہنا ہے تو یہ  
تھا را دہم ہی ہو گا!“

”ہاں میں اسی کے باسے میں کہہ رہی ہوں ...!  
”تب تو پھر وہ کوئی اور بھی ہوگا جو تھا رے فارم پر کام کرتا ہے۔ یہ تو  
یہاں کا ایک طاقتمند کاظم الدین سپاٹا ہے ...!  
”ظفر الدین ... ظفر الدین! اس کا نام بھی ظفر ہی ہے ...?  
”

"اچا اب تم اپنی جگہ آئیٹھو!... میں نہیں چاہتی کہ وہ مجھے میہان دیکھے؟" کلادیا نے کہا! "میں تھیں اس کے بارے میں کچھ اور بھی بتانا چاہتی ہوں؟"

رکشی پھر سانتے والی کرسی پر جائیٹھی! اتنے میں ذیر بھی آگیا اور وہ اسے مطلوبہ ڈشون کے نام لکھوانے لگی!

اس کے چلے جانے پر کلادیا نے اپنی کہانی شروع کر دی!... روشنی بنو رکشتی رہی۔ اسی دران میں دیر مطلوبہ اشیاء بھی لا یا تھا!...

کہاں شروع کرنے سے قبل روشنی نے کہا! "اگر وہ رویا بھی تھا توہاں اس کی موجودگی کا باعث تم ہی ہو سکتی ہو!..."

"یکن پاپا کا رویہ میری سمجھے سے باہر ہے... انہوں نے جس انداز میں مجھے ڈاٹا تھا... خیر چوڑا!... دیکھا جانے گا!..."

کلادیا سر جھکا کر کھانے لگی!... روشنی کسی سورج میں گم نہیں؟

خود رکشتی دیر بعد اس نے کہا، یقیناً فارکا رویہ غیر واضح ہے!... بدکی تو یہاں تک کہنے کو تیار ہوں کہ وہ اس کی احیت سے واقعہ مسلم ہوتے ہیں! درہ اتنی رات لگئے برآمدے میں ان کی موجودگی کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟"

"میں اسے تسلیم نہیں کر سکتی؟"

"یکدل؟"

"جیسا کہ تم نے کہا کہ وہ میرے ہی لئے مزدور بنا ہے تو کیا پایا اسے گوارہ کر لیں گے؟"

"ہاں! یہ سندھی قابل غور ہے۔" خیر تم نکر د کر۔ میں

"ہو سکتا ہے.... ایسے اتفاقات بھی ہوتے ہیں... داؤ دیوں کے دران شاہیت بھی ہو سکتی ہے اور ان کے نام بھی ایک ہی ہو سکتے ہیں!"

"میں عادتی تو ایک سی نہیں ہو سکتیں!"

"ہاں اس باب میں اختلاف ہو سکتا ہے!"

"دیکھو! وہ بار بارا پڑے دیاں کا بایاں گوشہ بھینپتا رہتا ہے... کیا یہ ملک ہے کہیرے نام پر کام کرتے والا جسی اس عرض میں بنتا ہو!..."

"اگریہ بات ہے تو پھر سرچا پڑے گا!"

"یہ آدمی عرصہ سے میرے لئے انہوں کا باعث ہا ہے... اور وہ میری چھپی حسستی!... میں تصریح بھی نہیں کر سکتی لیکن کہیں حقیقتی اتنا ہی پڑا کسرار ہو گا۔"

روشنی اسے بڑے نور سے دیکھے جا رہی تھی!

"تم مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہی ہو؟" کلادیا گلڑ بڑا کر لولی۔

"عورت اس شخص کی کمزوری ہے...!" روشنی مسکارا۔

"تت... تو... کیا مطلب...؟"

"عورت ہی کے لئے یہ اس حد تک بھی جا سکتا ہے کہ اپنا کام کا ج چھوڑ کر مزدوری پر اتر آتے...!"

"کیا تم اسے جانتی ہو...؟"

"یہاں کے سارے شریف آدمیں سے کچھ کچھ راقفیت ضرور رکھتی ہوں!"

"وہ بھی تھیں جانتا ہے؟"

"ضروری تھیں... بہتر سے مجھے نہیں جانتے"

۴۰

"اب وہ ہم سب کو بور کرتا رہتا ہے کہ ہم بھی دشپیں...!"

"میں پوچھ رہا تھا کہ وہ ہے کہاں...!"

"پتا نہیں... اس وقت کہاں ہو گا!... دیے اب وہ زیادہ تر پادریوں کی صحبت میں رہتا ہے... نادر جیکن بیلی کا فارم اس کا خصوصی اٹھے ہے اچکل...!"

"یہ کہاں ہے...!"

"قری شاہراہ کے پندرھی میل پر...!"

"اوہر... اچا...! میکن وہاں یکدل رہتا ہے...!"

"یقین کردہ سفر عمران میں نہیں جانتا...! وہ جب بھی آتا ہے... قرب قیامت کی باتیں کہنے لگتا ہے...! دوزخ دجنٹ کے چھپے اس کی زبان پر رہتے ہیں۔ غریبکہ بہت بور کرتا ہے...!"

"بڑنس کیساں پل رہا ہے...؟"

"سب کچھ ستم میں گیا...!"

"خیر چوڑا!— قم بھی ڈینی بھی کی طرح بخت سرہ کار آدمی ہو...! میں تم سے ایک خاص مسئلے پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں...!"

"خود سماڑی...! میں ہر خدمت کے لئے عاشر ہوں...!"

"ہلا کر ایڈیکٹی کے کتوں کے بارے میں تم نے بھی سنا ہو گا!—!"

"ستاپے ماسٹر! ان کے چھپے توہر ایک کی زبان پر ہیں...!"

"یا اس شہری ڈینی کے علاوہ کوئی اور بھی ٹریزرا ایسا ہے جو کتوں کو اس طرح سدا کے!—!"

"میری دلست میں ترکیبی ابا نہیں ہے!—!"

دیکھوں گی کیا معاملہ ہے... اور اس کا بھی کسی سے ذکر نہ کرنا کہ تم نے اس مزدور کو اپنی حالت میں دیکھا تھا۔ خود اس پر بھی ظاہر ہوئے دینا!

"اگر اس نے مجھے یہاں دیکھ دیا تو...!"

گوشش بھی ہونی چاہیے... کہ وہ تھیں نہ دیکھ سکے..... ہم یہاں اس وقت تک بھیں گے جب تک کہ اٹھ کر چلا ڈ جائے۔



ڈینی دس کا سٹنٹ ایک بڑھا آدمی تھا...! اس نے بھی عمران کے سفر نہیں کیا سفر کیا تھا اور اس کی جیہت انگریز صلاحیتیں کا دل سے قائل تھا۔

"مارٹر عمران...!" وہ طریل سافس لے کر بولا! ڈینی پچھے چھپا ہاہ سے میری سمجھی نہیں آ رہا...!"

"کیا اس کے سر پر سینگ تکل آئے ہیں!—!"

وہ تکل آئے ہوتے تو مجھے آنا اپنھا نہ ہوتا...!"

"اوہر...! کوئی بے حد غیر معمولی بات!—!"

"غیر معمولی سے بھی زیارتہ مارٹر عمران...! اس نے شراب بالکل ترک کر دی ہے...!"

"خوب!— تو اس میں پریشانی کی کیا بات ہے?"

تم کا انفان ہاؤ نہ تھا۔ حملہ اور تیزی سے دوڑتا ہوا طبلی را ہماری سے گزرا گی۔

اسی دردناک میں بولٹھے کی بائی بائی پر چھپ رہا تھا۔ اور اس کی پیشان کا تھا کہ جان کرایا ہوا تھا۔ اتنی مبلت ہی نہیں دے رہا تھا کہ عمران ریوالور نکال کر اسے نشانہ بناسکتا! اچانک فرش پر پڑے ہوئے خیز پر عمران کا پیڑ پڑ گیا۔۔۔! سنجنے کی کوشش کے باوجود بھی چاروں ناخنے چٹ گرا۔ کیا اس کے اور حقا۔۔۔! عمران نے دوڑنے والوں سے اس کی گردن جکٹی اور خود کو اس کے خونخوار انخون سے بچانے رکھتے کے لئے بوجھ دکرنے لگا۔

کتنا غیر معمولی طاقت در ثابت ہو گا تھا۔۔۔! دنیا عمران نے جگہ کی پختگی کا درستہ اس کی کمری چھپ رہا ہے۔۔۔! اس نے اپنا داہما باتھ کئے کی گردن سے ہٹا کر بڑی پھری سے خیز پر قبھر کر لیا۔ یہ آسان کام ہیں تھا صرف ایک ہاتھ سے کتے کو اس عذتک روکے رکھا کہ اس کے دانت جسم کے کسی حصے میں پیوست نہ ہونے پا گئی۔ ناممکن نہیں تھکل ہر دفعہ تھا۔۔۔!

دوسرے ہی لمحے میں عمران نے اس کا پیٹ چاک کر کے ڈر اچال دیا۔۔۔

کتنا کی آخری چینی بڑی بھی انک میں۔۔۔

عمران اٹھ کر راہداری کے آخری سرے تک دوڑتا چلا گیا۔۔۔ لیکن ہر جانے کی بجائے وہ صدر دروازے کے بوٹھ کر رہا تھا۔

نشست کر کرے میں دلپس آیا تو بولٹھے کو فرش پر نہیں بیٹھا۔۔۔

اے پکڑیا ہے ماسٹر!

”تھیں وہ نکل گیا! دراصل ایک انفان ہاؤ نہیں نے مجھ پر حملہ کر دیا تھا۔۔۔!

”انفان ہاؤ نہیں... بیان تو کبھی کرنے انفان ہاؤ نہیں نہیں سے! اور ہر دیکھو ماسٹر... یہیں وہ مردود۔ گیراچ سے جیپ قبھیں نکالے گیا۔

”کیا تم چل سکو گے میرے ساتھ۔۔۔!

”دیکھاں؟“

”گیراچ تک۔۔۔!

”یکروں نہیں۔۔۔ یکوں نہیں!“

جیپ گیراچ میں موجود نہیں ملتی! عمران اپنی موٹر سائیکل کی طرف چھٹا۔۔۔ وہ بڑی محفرناظقی! غاباً حملہ اور نے اس کی طرف دھیان نہیں دیا تھا یا پھر مطمئن رہا ہو کہ انفان ہاؤ نہیں سے پھٹکارا منسلک ہو گا!

عمران نے مٹ کر بولٹھے سے کہا! ”تم سارے دروازے بد کر کے بیٹھو۔ فی الحال پولیس کو فون نہ کرنا۔“

”مل۔۔۔ لیکن۔۔۔!

”میں رُک نہیں سکتا! ڈینی جہاں کہیں بھی ہو گا خطرے ہیں میں۔۔۔

”ہو گا۔۔۔ جیپ کافی نہاد۔۔۔!

”کے اے زیٹی خفری اور قریں۔“

پھر دہ آنکھ اور طوفان کی طرح نیشنل ہائی وے کی طرف روانہ ہوتا۔۔۔ لیکن ایک جگہ اے رکنا پڑا۔ ڈینی کی رہائش کا

”چھپ رہنے کے کہاں سے آئے؟“

”مجھے یہ سوچتے دیجئے۔۔۔!“ بولٹھے کہا اور اس کی پیشان پر ٹلوٹیں اجھر آئیں۔ ٹھوڑی دیر بعد وہ بھرائی ہوئی آوازیں بولا! ”میں تے شاید ایک بارڈی ہی کی زیارتی تھا کہ دھا فردون کو اس طرح بھی سدها سکتے ہے کہ نگران کی عدم موجودگی بھی بھی۔۔۔ اور ہر۔۔۔ میرے خدا۔۔۔“ وہ غاموش ہو گیا۔۔۔ اور عمران نے اس کی آنکھوں میں حیرت کے آثار دیکھے۔

”دیکھا بات ہے۔۔۔ مجھ بتا دو!“ اس نے نرم لمحے میں کہا!

”فادر جکین بیل۔۔۔!

”ہوں۔۔۔ ہوں۔۔۔ آگے کھو۔۔۔!

”غائب ایک سال پہلے کی بات ہے۔۔۔!

اچانک کسی نے دروازے پر دٹک دی۔۔۔ بولٹھا خاموش ہو گیا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھا۔۔۔ عمران جیب سے چینگھ کا پیٹھ نکانے لگا تھا۔ بولٹھے اوری نے دروازہ کھرا لای ہوتا کہ کڑا کو چاروں خانے چٹ گرا۔۔۔ اس کی قیفی تازہ خون سے جیگ رہی تھی دروازے کی طرف چلا گکھا۔۔۔ ایک بار خنجر پھر چکا۔۔۔ ساختہ ہی ایک بڑے سے لئے نے بھی اس پر چلا گکھا۔۔۔ وہ ٹھیک عمران کے داہمے ہاتھ ہی پر آیا تھا۔

حل آور اس کی گفت سے نکل گی اور فرش پر خیز گرنے کی آواز آئی کہ راہ میں حائل تھا اور جھپٹ جھپٹ کر عمران پر ٹھیک رہا تھا۔۔۔ داماری، اس کی خف تاک ٹھاٹ سے گوچ ری تھا۔۔۔ سمت ہے ڈرائیور

”دہ اپنی قیفی تار نے کی کوشش کر رہا تھا۔ عمران آ۔۔۔ بڑھ کر اس کی مدد کرنے لگا۔

”تم ٹھیک تر ہو۔؟“

”باند۔۔۔ ماسٹر۔۔۔“ بولٹھا کرام! ”میں سرچ بھی نہیں سکتا تھا کہ۔۔۔ وہ حرام زادہ۔۔۔!

”وہ جلد پر اسکے بغیر باند کا فخر دیکھتے گے جو زیادہ گھر انہیں تھا۔۔۔“

یہ کن خون پر ابر پہنچے جا رہا تھا!

”کیا میں نہیں ہسپتال لے چلوں!“ عمران نے پوچھا۔

”نہیں ماسٹر! پانہ میں کیا چکر ہے!۔۔۔!

”خیر۔۔۔ خیر۔۔۔ فرست ایڈجس کیاں رکھا ہے؟ مجھ بتا دو!“

”وہ۔۔۔ اس الماری میں۔۔۔ اہن۔۔۔ خدا یا۔۔۔ اس نے تاک کر دل پر دار کیا تھا!۔۔۔ قہرت اچھی تھی کہیں اچانک تر چاہو گیا۔۔۔!

عمران الماری سے فرست ایڈجس نکال کر بولٹھے کی ہر ہم پہنچ کرنے لگا۔۔۔

”کیا یہاں اس وقت تھا۔۔۔ علاحدہ اور کوئی موجود نہیں باہم ان

تھے اس سے پوچھا۔۔۔!

”بس دی جو کس سر ام تھا۔۔۔؟“

”اوہو۔۔۔ تو کیا دیہیں تھا۔۔۔!

”ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ دیز خنا۔۔۔!

”یہ کون ہے۔۔۔ میں نے تو اسے پہلے کبھی یہاں نہیں دیکھا۔!

”کھ و نو، مدد ٹھاٹ نے اسے علامہ رکھا تھا!۔۔۔ کی تھے

اس راستے پر اتنی گرد اڑا بھی تھی کہ اگر عران کی سکھوں پر کوئی گلزاری  
میں نہ ہو تو رے رک ہی جاتا پوتا۔ ایک فلانگ مل کرنے کے بعد  
وہ کھلے یاں میں نکل آیا۔ ڈاک بیکھر مانے ہی لظاً آ رہا تھا! اور جیپ اسی  
طرف بڑھتی جا رہی تھی! میکن قریب پہنچ کر اس کی کپڑی نہیں داخل ہوتے  
کی بجائے باہیں جاب مر گئی۔  
عران نے تھاق جا رکھا.... جیپ ڈاک بنکل کو پینچھے چھڑا  
ہوئی جیل کی طرف جا رہی تھی۔  
اور پھر وہ ایک کارے روک دی گئی! اٹرائیکتے والا اتر کر پہنچے  
ہاتھ دھونے لگا... پتھر پر جھیٹے مارے اور چبوڑھ سے پانی  
پینے لگا....  
واڑکر ایک رائی موڑس میکل کی آواز شاپا اس نے نہیں سنی  
تھی درز پتھے مٹکر ضرور دیکھتا؟....  
عران نے جیپ سے فقرتے فاصلے پر موک کر انہیں پذیری رہا  
اور آہت آہت حسد آور کی طرف بڑھ رہا تھا!  
”میں تمہاری قسمیں پرخون کی چینیں بھی دیکھ رہا ہوں...!“  
عران نے اس کے سر پر پسخ کر کیا...!  
حلا آور اچھل کر کھڑا ہو گیا اور مختیار نظر دن سے اسے دیکھنے لگا۔  
”میں نے کہا تھیں افغان یا ذندگی کی رسید بھی دے دوں...!“  
”تت... تم کون ہو...؟“ حسد آور... باہیں جانب  
کھلتا ہوا بولا....  
عران نے مختوٹی ناک پھرے سے الگ کر کے جیپ میں ڈالتے

کی گرافی ضروری تھی... اس نے ایک سیک ٹیکنیکن بوجھ سے بھیشت  
ایکسٹریجیا نافرط، والٹر کو اس سے متعلق ہدایات دیں... اور پھر  
پل پڑا....

حملہ آور پہلے ہی سے ڈین کے گھر میں موجود تھا! ہندا یہ سوچنا ہی  
غصوں تھا کہ وہ اس کا تھاق کرنا ہوا دیا ہے تھا ہو گا!

شہر سے باہر نکلے ہی اس نے موڑس ایکل کی رفتار بڑھانی  
شردی کر دی....

ہائی دے کے پاپوی میل پر اس نے گے زنگ کی ایک جیپ کری  
جیل والے ڈاک بنکل کی طرف مرتک دیکھی!....

فاحصلہ زیادہ نہیں تھا!... ہندا اس کے نہر عاد پڑھ جاسکتے تھے  
اور یہ بھروسی تھے جو ٹیکنیک کے استثنیت نے بتائے تھے!....

اس نے رفتار کم کر دی... اب وہ حرف جیپ کی چھت دیکھ  
سکتا تھا۔ وہ راستہ کجا تھا اور اس کے دونوں اطراف اپنی اوپنی  
جھاڑیاں تھیں — !

عران نے موڑس ایکل میکل کے کائے روک دی اور جیپ سے  
بیٹھی میڈیک اپ نکالا اور اسے چھرے پر فٹ کرنا ہوا بڑھ رہا۔

”ایسی شکل تو چلکر خان کی بھی نہ رہی ہو گی!“  
پھولی ہوئی ناک کے پیچے ٹھنڈی موچھیں کا سائیمان تھا ضاکر بہا خاک  
بڑھے باول والی ملکوں کوئی بھی سر پر ضرور ہو چاہئے!....

اب وہ بھی ڈاک بنکلے دا رے راستے پر مڑ رہا تھا!.... جیپ کی  
رفقاً زیادہ تر نہیں تھیں نیکن وہ گرد غبار میں چھپ کر رہ گئی تھی!

جیپ سی چین اس کے حقوق سے نکلی اور وہ بے حس و حرکت ہو گیا۔



شام کے اخبارات نے سارے شہری سنتی پھیلادی اہلا کو ایسہ لکھی  
کے کہتے ہیں تک ایک خاص قسم کی ولی چیز کا سامان بنے رہے تھے! ایکن  
یا خاص کے عکس کی بیٹا پڑھ کر وہ مالیں سہم گئیں جن کے پیٹے پر شرق  
انداز میں ان کھلندڑے کوئی کاڑ کیا کرتے تھے!....  
سورج غروب ہوتے ہوتے درجنوں کے مار دینے کے لئے دیوبنیل  
توانی کی پرداہ کے بیڑوں کا شہریں فارنگ کرتے رہے۔  
لیکن حقیقت قریب تھی کہ ان اکنیں اسیں آدمیوں کے غائب ہو جانے کے  
بعد سے ھلاکا ہیزٹ پکن کا ایک بھی کہاں نہیں دیکھا گیا تھا۔  
روشنی نے شام کا اخبار بھی پڑھا تھا اور اپنے پروگزیں میں کئی فاڑوں کی  
آوازیں بھی سننی تھیں۔ آوارہ گرد تھم کے جا رہے تھے!....  
کھلا دیا بھی تک روشنی ہی کے ساتھ مقیم تھی وہ روشنی کو اپنے پرہا  
لے جاتا چاہتی تھی اور ہر روشنی دوپر سے اب تک کئی باز عران سے فون پر  
والی تھام کرنے کی کوشش کر چکی تھی.... آخر تھک ہار کر وہ کھلا ڈیا کے  
ساتھ جانے پر تیار ہو گئی۔ کھلا ڈیا کا اصرارت کہ وہ دو دن دن آس  
کے ساتھ گذا رے۔  
قریباً آٹھ بجے وہ نارم پر پہنچیں... جیکی میلی نہیں برآمدے

ہوئے ہکا۔ ”میں تھیں افغان یا ذندگی کی رسید ضرور دوں گا۔!  
”میں تھیں مارڈالوں گا۔!“ اچانک حسد آور دانت پیتا ہوا  
عران پر بھیٹا۔

لیکن ایک ہی فٹ کے فاصلے پر رہا ہوا کہ عران نے پیچے ہٹ کر اس  
کے سینے پر لات رسیدی!... اور وہ اچھل کر کی گزر کے فاصلے پر جا پڑا۔  
پھر دبارہ اٹھنے بھی نہیں پایا تھا کہ عران واہنا گھٹھنا اس کے سینے پر  
رکھ کر چھوٹیا... اور دو دن زور دار پھٹپڑ رسید کرنے کے بعد خود خوار  
ہیجیں پوچھا؟ ”ڈینی کہاں بہتے؟“

”میں نہیں جانتا۔— میں کچھ نہیں جانتا...!“  
”سارے دانت توڑ کر تھا میں جن میں ٹھوٹس دوں گا۔!  
”میں نہیں جانتا...!“

عران نے اس کی ناک پر سیخی جا کر دباز ڈالا۔... اور وہ  
جا فور دن کی طرح چھینے لگا۔... میہاں مدد گرد تک سناٹا تھا۔...  
قریب ہی سے در بکلے اڑک کچھ فاصلے پر جا ہیئے!....  
”غف... نادر بیلی...!“

عران نے ناک پر سے ہاتھ ہٹایا۔... مندوب کہہ رہا تھا!  
”فار بیلی کے نام میں...!“ میں کچھ بھی نہیں جانتا...!  
”فار بیلی کے لئے کام کر رہے ہیں!“

”من... نہیں...!“ نادر بیلی کی میں نے شکل بھی نہیں دیکھی!  
”پھر تھیں بکے مدرس ہوا کہ وہ دیا ہے!“

”تم... میں...!“ ... آک... میں... لاماغ...!  
”لاماغ...!“

"عمرت کے بائیں بازدھی ملازمین کے نئے کرے ہیں انہیں یہ سے ایک میں اس کو ربانیش ہے!"

"

"یہاں کے تو نہیں ہیں۔!"  
"پاپا کو کتوں سے فخرت ہے!... میکن وہ اسیٹن جو ظفر کے پاس ہے....!"

"اچھا.... وہ جو ظفر کو گراٹنیر نے دیا تھا....!"

"ہاں.... اور پاپا نے ناپسندیدگی کے باوجود اسے فارم میں رکھنے کی اجازت دے دی!"

"خیر کے کام انتظام بھی ہو جائے گا!" روشنی طبیل سانس لے کر بولے۔

"مجھے ہر حال یہ دیکھنا پڑے کہ وہ ظفر سپاٹا ہی ہے یا نہیں!"

"غمزوری دیر طبع کافی انگوٹھی.... اور انہوں نے وہ کافی دیکھا جس کے بارے میں ابھی لفڑتگر ہو رہی تھی۔ وہ لان سے گورتا ہوا برآمدے میں داخل ہوا اور کلاڈیا کے پر دریں لے قریب میٹھا گیا....!"

روشنی اسے متوجہ از نظدوں سے دیکھے جا رہی تھی....!

"یہ کل کا آیا ہوا تو نہیں معلوم ہوتا....!" اس نے کلاڈیا سے کہا۔

"کلاڈیا کچھ نہ بولی.... وہ باہر انہیں میں گھر سے جا رہی تھی۔

ایسا معلوم ہونا تھا جیسے کچھ یاد کرنے کی کوشش کر رہی ہو....!"

"تم کیا سچ رہی ہو! ٹکردا کرو.... میں دیکھیں گی کیا بات ہے

.... کیوں شہم کچھ دیر باہر ٹھیں....!" روشنی نے اسے اپنی طرف متوجہ کر کے کہا۔

"اس انہیں ہے میں.... یہاں اگر شانپ بھی دکھانی میتے ہیں!"

میں ہا!... روشنی کے سلام کا جواب دے کر وہ کلاڈیا کو گھر تارہا تھا  
... پھر بڑا تھا! اگر تم ہمگئی خصیں تو کہ کر جانا چاہیے تھا؟"

بیجے کی نعمتی روشنی نے بھی محکوس کی تھی!... میکن کو ڈیا کچھ کہے بنیز  
اگر بڑھتی ملی گئی۔ روشنی کو فادر کی مراجع پر سی کے رکنا پڑا۔

"بہت دوں سے یہی خواہش تھی۔ کہ کچھ دن مکمل ہوا میں گذاروں!"

روشنی نے فادر سیلی سے کہا! "آج کلادیا سر ہو گئی کہ ٹھویر سے ساختا!

"بڑی خوشی کی بات ہے میٹھی! پادری نے زم بھی ہی کہا: تھا راجر

ہے.... جب تک دل چاہے سے قیام کرو۔!"

کسی قدر مرید رکی گھنٹاگر کے بعد جیکن سیل دہان سے چلا گیا تھا....

اور روشنی کلاڈیا کے کمرے میں چل آئی تھی....!

رات کے کھانے کے بعد وہ ہر دن برا آمدے میں آپھیں۔ اور دینی

کافی قوشی کی ٹھہری....!

آسمان بادوں سے ڈھکا ہوا تھا اور ہوا بھی بند تھی....! باہر کے

ٹھہر تھے....!

روشنی نے آہت سے پوچا! کیا وہ اس وقت یہاں موجود ہے؟

"معلوم نہیں!" کلاڈیا نے چاروں ہاتھ دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں دیکھنا چاہتی ہوں وہ یہاں کس حال میں رہتا ہے!"

"اگر میں پاپا کو بتاؤں.... تو وہ اسے بھی میرا دہم قرار دیں گے۔

ان کا خال ہے کہ سری ادب کے مسلمانے مجھے کسی قسم کے ذہنی مرض یہ

بنشکار دیا ہے!"

"وہ رہتا کہاں ہے؟"

"پھر وقت کے گذار اجاہے۔!"

"میں یہاں رہی کیلئے نہیں آئی.... میں تو حرف یہ دیکھنا چاہتا ہوں

ہوں کہ وہ ظفر سپاٹا ہی ہے یا نہیں۔!"

"اے میں یہیں بڑائے ہیتی ہوں۔ اس وقت جواز مرجد ہے میکن

اگر وہ خود بھی مرجد ہر اوقتوں! کلاڈیا نے کہا اور کسی ملازم کو آواز دی!

اس نے اس سے ظفر کو بلا نے کو کہا تھا۔

وہ جلد ہی داہی آیا.... ظفر اس کے سامنہ تھا! اس نے میٹھیا کی

قیعن اور شکار بہن رکھی تھی!

"میں یہم صاحب!" اس نے بڑے ادب سے پوچا!

"اے یہاں سے لے جاؤ.... مجھے دھشت ہوتی ہے!" کلاڈیا نے

کہتے کی طرف اشارہ کر کے تاخو شکار بہنے میں کہا۔

"بہت بہتر میم صاحب.... میکن ریکھتے تو ایسا لگتا ہے.... جیسے

اس نے آپہی کے ہاتھوں پرورش پائی ہے۔!" ظفر نے کہ کر داد طلب

نظدوں سے روشنی کی طرف دیکھا میکن وہ الیس ہی میٹھی بھی بھی سے اُرد و سکھتی

ہی نہ ہو۔!

"فھول باتیں نہ کرو۔ اے سے جاؤ.... یہاں سے!"

ظفر نے کہتے کا پشاپکڑ کر اسے اٹھایا... اور برا آمدے کے بیچے

اتارے گیا۔!

روشنی اس دران میں چپ چاپ کافی کی چکیاں لیتی رہی تھی!

"میں ہے...!" اس نے آہت سے کہا۔ تھیں ہوشیار رہنا

سائیکومنیش کی کتفیش چیز پر اس نے سب کچھ اُنک دا۔ اے ڈینی

کے یہاں ملازمت دلائی گئی تھی.... اور بدراستی کی گئی تھی کہ وہ دہان آئے

ہائے داؤں پر نظر رکھے۔ خصوصیت سے ڈینی کے استش کی نگرانی پر

زور دیا گیا تھا....!

"تم نے اس پر حل دیکھنی کیا تھا!" عمران نے اس کی آنکھوں میں دیکھنے

ہوئے پوچھا!

"مجھ سے کہا گیا مختا کا اگر بھی کوئی شفعتی کرن کی ٹریننگ کے باسے ہے  
 پچھے پڑنے کے بعد آئے تو زبان بکھرنے سے پہلے ہی بوڑھے کو ختم کر دینا...  
 قیدی نے کہا اور ایک طرف گردن ڈال کر رہا ہے کہا۔  
 اب اسے کھینچ چیز سے اٹھا کر مسول کری پر جھادیا گیا تھا!  
 عمران نے صدر سے کہا: اسے پانی پلاڑ...!  
 کس منٹ خاموشی سے گزر گئے پھر عمران نے اسے مخاطب کیا!  
 "اب بتا ڈکھتیں کس نے ڈینی کے سہل ملازمت دلائی تھی...!  
 "ظفر نے... وہ نادر بیلی کے نام پر کام لڑاتا ہے...!  
 "کیا کام لڑتا ہے...?  
 "مزدور ہے...!  
 "بوڑھے کو مار دالنے کی پدیدیت کس سے ملتی ہے...!  
 "ظفر ہی سے...!  
 "کیا چھر نہیں اسی خفاک کرس پر جھادیا جائے...!  
 اسے بکھوتا ہوا عڑایا۔  
 "نہیں...!" وہ بلبل پڑا...، آپ اسے ہی پکڑا کر بجا دیکھتے  
 اس کری پر... جھوٹ پس معلوم ہو جائے گا...!  
 "ایک مسول مزدور کے پکنے پر تم کسی کو قتل کر دینے پر آمارہ ہو جائے  
 استئن احمد رئیس سادم ہوتے...!  
 "عل... لا پچھوڑی بلا ہے...! جناب...! اسرد پرے ماہوار  
 مجھے ڈینی صاحب دیتے تھے اور پاپ سورد پرے ماہوار ظفر دیتے تھا  
 اس نے دعده کیا تھا کہ اگر فرورت پڑنے پر می تے بوڑھے کو ہمیشہ

"لاڑکی ہیں ہے!" عمران نے بھینہ سماں سے کہا۔  
 "آپ تو کھانا کھا پکھے ہوں گے!" سیدمان نے چک کر پوچھا۔  
 "میرے لئے جاریت کے شاہنہ مرغ چھوٹے اور دتری مددیاں لائے!

"کھلائے اٹھتی؟"  
 "کیا بناتے...؟" جوزف سکھیں نکال کر بولا۔  
 "پھر کیا کر دوں...!" سیدمان اسے گھوڑنے لگا!  
 "باس عجیب ہیں کھائے گا...!"  
 "یہ تو چندے کا ہے...! می خدا کیا من و کھاؤں گا...!  
 کھانا ہے تو کالیں دس کافٹ...! میں اسے کھوئے دا پتھر کے  
 اکٹوٹیں جس کروں گا...!"  
 "جی ہنسیں! میں خود دیکھ آؤں گا کھوئے را پتھر...! آپ مجھے  
 مرغ چھوٹے لاری بھیٹے!  
 "اڑے ساہب...! ہاں...! وہ سمن روشنی...! بن چاہر  
 سرتیہ فون پر آپ کو پوچھ چکی، میں...! سیدمان نے کہا۔  
 اور عمران سر کو جہش دے کر نشست لے کرے کی طرف پل پڑا۔

کے لئے عقبی سر نے اکٹھا کئے۔  
 رات کے دو سوچتے تھے! بادرچی خانے میں رکھتی نظر آرہی تھی جس کا مطلب  
 یہ تھا کہ سیدمان "کھرتے دا پتھر" میکھنے نہیں گی...!  
 اس طرف کا راستہ بادرچی خانے ہر سے اگر نہ ملتا۔  
 عمران دروازے کے قریب رک گیا۔ بادرچی خانے سے سیدمان اور جوزف  
 دو نر کی آدرازی آرہی نہیں۔!  
 عمران نے دنک دی...! اوس سیمان نے بخوبی کر پوچھا؟ کون ہے؟  
 "تم درجنوں کی شامت!"  
 "اڑے بات رے!" اندر سے آواز آئی اور دروازہ کھول دیا گیا!  
 سامنے ہی چھٹے پر ایک بڑا سادی چیخ چڑھا رہا تھا جس کا منڈھن سمیت  
 لیکے آٹے سے بند کر دیا گیا تھا۔  
 "بائیں - جو کیا کھوئے دا پتھر پکڑ رہا ہے!" عمران نے احتفاظ  
 انداز میں دیدے پنجائے...!  
 "صلم مجھر کا پچھے...! جناب مالا...!" سیدمان نے نظریں  
 جھکا کر شریلے پیچے می کہا! "برہمیں ڈکش -!"  
 "ہوں!...! نویں کوتا پسے میری عدم موجودگی میں...! اور میرے لئے  
 مونگ کی والی پکائی جاتی ہے...! لکنے کا علاحدا مجھر کا پچھے!"  
 "وہ... وہ...! جی دس آپ فندے تھے...! سیدمان نے جوزف کی طرف دیکھ کر کہا۔  
 "کھوئے دا پتھر دیکھئے تکیوں نہیں گی؟"  
 "وہ سوٹی نہیں ملا مجھے جو آپ نے پکھلے ہمیں سلوایا تھا!"

"کیا وہ نام پر موجود ہے.....!"

"نہیں تو ..... بھے تو ہمیں دکھائی دیا --- !"

"تم دہانی سینگھی کسی بڑج ...!"

"رُکی سے دستی ہے ...!"

"کتنے بی دہانی !"

"صرف ایک عدد ...!" روشی نے کہا!

"خیر۔ جاؤ... چپ چاپ سو جاؤ...!" دوسرا طرف سے اپا گیا اور روشنی بھی کچھ پہنچنے والی تھی کہ سلسلہ منقلہ ہرنے کی آواز آئی — !

بُرا سامنہ باکر اس نے ریسیر کریٹل پر رکھ دیا۔ کمرے سے اپنی نسبت نہ سترنا ملتا یہی کہنا رہا ہے جس نظر آیا۔

روشنی کو اس نے اپنی سرخ مرخ آنکھوں سے دیکھا تھا!.... اس وقت تو اس کی بہشت ہی بدیل نہیں تھی۔ بلا خنوار لگ رہا تھا۔

چند ہی گھنٹے پہنچنے والے کھنکتے ہے جاڑی سے کلاڑیا کے قدموں میں پڑا رہا تھا... میکن اس وقت اس کی آنکھیں کہتی معلوم ہو رہی تھیں....

"بُردار! اب کمرے سے باہر قدم نہ کالا!....!"

پھر کمرے میں پہنچ کر روشنی نے اس کی غواہت بھیستی نہیں اور روزا

بلٹ کر کے دہ بُرڈ پر قریبی!

"پتا ہیں کب نیند آگئی تھی — !"

دوسری صبح امٹی توڑن پر کسی قسم کی گرانی نہیں تھی۔ اس زرد ہولے جو نکل تازگی کا پیغام لاتے تھے۔ شہر کی صیعی بھی نہیں

روشن سرنس کی تیاری کر رہی تھی کہ کسی نے دروازے پر دستک دی... شب خواب کا بارہ پیش کر اس نے دروازہ کھولا...!

جیکن بیلی اس کے سامنے کھڑا تھا!....

"یہ نادر! — !"

"تھماری فرم کے بیخ کا فون ہے... شاید سیف کی چاہی تھا رے پاس رہ گئی ہے!...." پادری نے کہا۔

"ادھ... اچا... مجسیں آدمی ہے... یہ بیخ بھی میں اسے بتا کر آگئی تھی کہ سیف کی چاہی... اس کی میز کی درازی میں رکھ دی ہے!

روشنی نے کہا اور اس کمرے میں جانے کے لئے تیار ہو گئی چہاں فون ملتا۔ اسے میکن تھا کہ یہ کمال عمران ہی کی ہو گئی کوئی وہ عالم کوہداشت کر آگئی تھی کہ اگر میران کی کمال آئئے تو اسے نام کے نہر پادے۔ !

"ہل... اٹ اڑ روشنی! اس نے ماڈھیں میں بکتے وقت مطرک دیکھا... جیکن بیلی اس کے یونچے پیچھے نہیں آیا تھا!

"ٹھپ! تم دہانی کیا کر رہی ہیں؟ دوسرا طرف سے آواز آئی!

"تھمارے نئے یہاں ایک سختی خیز پہنچش ہے! روشنی نے احتیاطاً بڑی زبان میں کہا۔

"میں نہیں سمجھا!...."

"کسی پہاڑے یہاں پہنچنے کی کوشش کر دو...!"

"میں نہیں دہ ڈینی دُسن یاد ہے جو میرے ساتھ شکرالی گیا تھا۔"

"ہاں... ہاں... کیسی؟...!"

"جاندہ اسیں تھیں۔ آنکھ کھلتے ہی پڑھ دی کے دھریں کی بُرداخ غنیمہ کر دیتی تھی۔

ہاشمہ کر کے دہ در فون لان پر تکل آئی... اور پھر کھیتوں کے دریان ٹپٹنے کی مہری...!

"یہ پر افراط دیکھنا چاہئیں...!" روشن نے کہا!

"بت تو ہیں ٹریکٹر استھان کرنا پڑے گا...!" کلاڑیا بونی۔

چلتے چلتے تیک جاڑی... میں ٹریکٹر چلا سکتی ہوں۔ شہر پاپا سے کہنی لاؤں...!"

دہ اندر حلی گئی اور روشنی پر تشویش نظر دن سے پاروں طرف دیکھتی رہی۔

کچھ دیر بعد کلاڑیا بہت ہی خوب موت کے ساتھ برآمد بونی۔

"اہمہ نے کہنی نہیں دی؟ کھیتوں میں جا ایم کش دو اچھا گئی ہی ہے اس نے فیصلے لے چکیا کہا!

"چلو پیلی بی چلیں...!"

"جا ایم کش دو اکی وجہ سے دہ نہیں چاہتے کہ کوئی کھیتوں کے دریان سے گزرے!

"خیر چھڑو... گھاڑیں نکار... کسی اور طرف چلتے ہیں!

کلاڑیا کچھ پہنچنے والی عنق کاظم کھیتوں کی طرف سے دوڑتا آتا دکھان دیا۔ اور میران سے قریب ہی سے گزرنما ہر اندھلے چلایا!

والپی میں بھی اتنی دیر ہیں لیکن تھی کہ دوبارہ گفتگو کا سلسلہ شروع کر سکی ہر قیمتی اسے ہاتھوں میں بندوق تھی...!

"میکوں... کیا بات ہے؟" کلاڑیا نے بُرداخ اس سے پوچھا۔

"کسی نے ابھی ابھی کنے کو گولی مار دی سیم صاحب!" دہ دک کر اس کی طرف مڑا۔

"ابھی... ابھی!" کلاڑیا کے ہیچے ہی جیتستہ مقیم یہیں ہم نے تو

ناٹر کی آواز نہیں تھی...!"

"شاید سائیفسر...!" دہ کہتے ہے رک کر کھانے لگا۔ میر بولا

"میں نہیں جانتا کہ دے کیسے ہوا۔.... میکن دہ تڑپ رہا تھا اور گولی اس کے سریں لگی تھی۔"

اس کے بعد وہ پھر دوڑتا ہوا اسی طرف چلا گی۔ جو حصے کیا تھا۔!

کلاڑیا ہولی سانس نے کروی! " دہ اپنی اصلاحیت ظاہر کرتے کرتے

رہ گیا!

سائیفسر! روشنی پہن پڑی...!"

"یقینی! بھلا مولی مزدور اس تھیں سلسلہ کی اقسام کیا جائیں گے؟"

روشنی نکر میں ہو گئی تھی۔ اس نے کلاڑیا سے کہا: "آخر یہ تھیں کھیتوں کے دریان کیوں دوڑتا پھر چلا ہے۔ اسے بھی جسرا اٹھ کر

واؤں سے نفعان ہیچ سکتا ہے؟"

و�티ہ پاری بہر آیا۔.... اور کلاڑیا سے گھبراٹے ہوئے

اندازیں پڑھتے گا! " دہ بندوق کہاں نے لیا ہے؟"

"کہہ رہا تھا کہ کسی نے کٹے کو گولی مار دی ہے؟"

"وکس نے... اودھ... اودھ... اودھ... دہ کھر گیا

ہے۔"

روشنی نے اس کا ہاتھ کر باٹیں جانب اشارہ کیا اور پادری بھی اسی سمت چلا گیا —

چلو — اب ہم ہمیں چلیں — یہ کیا بات ہوئی جسلا ! ” روشنی نے کلاڑیا کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے کہا ۔ . . . کلاڑیا کی میں کہا اور پہنچا ۔ ” اسی پر شانہ ہرنے کی کیا بات ہے ! چلو کچھ دن میرے ساتھ رہنا ! ”

” میں پاپا کو تہبا نہیں چھوڑ سکتی — آخر انہیں کیوں نہ بنا دیا جائے کہ ظفر کوں ہے ! ”

روشنی نے سوچا کہ عمران فارم کی راہ پر تو لگ ہی چکا ہے پھر کیوں نہ دہ کلاڑی سے متوجہ ہو جائے — اس نے کہا ” اچھی بات ہے ... لپٹے پاپا کو میاں امگ بلکہ بتاؤ ... ! ”

پادری نے اس اکشاف پر حیرت سے آنکھیں چھاڑ دی تھیں اور اس کے چہرے پر زردی سی چھاٹی تھی ... . . . پھر خدا ہد نہ کو سنبھالنے کی کوشش کرتا ہوا برا لٹھا ! ” کلاڑیا ... . . . یہ تمہارے دہم کی انہنابے ! ”

اس کے بعد وہ روس کی ہنسی کے ساتھ روشنی کی طرف متوجہ ہو گیا تھا —

” ہے نامفحوظ خیزیات ... . . . کہاں ایک مل اور ادھر کہاں ایک مزدور ”

.... اس نے کہا ! ....

” آپ اسے میاں طلب کر سکتے ہیں فادر ... . . . میں اس کی تلخی کھول دوں گی ... . . . میں نے ہی کلاڑیا کو بتایا تھا کہ وہ کون ہے ! ”

” تو پھر یہ کوئی پہت بڑی سازش ہے میرے خلاف ! ” وغیرہ وہ خوف زدہ سی آذان میں بولا ! ” وہ میرے ان مقامی دشمنوں کا شریک کار بھی ہو سکتا ہے ... . . . ایسے خدا ... . . . ! ”

روشنی نے ہاتھ اٹھا کر باٹیں جانب اشارہ کیا اور پادری بھی اسی سمت چلا گیا —

” چلو — اب ہم ہمیں چلیں — یہ کیا بات ہوئی جسلا ! ” روشنی نے کلاڑیا کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے کہا ۔ . . . کچھ دُور چلتے کے بعد انہوں نے کھیت میں کے کی کاش دیکھی ظفر بندوق سے پاگلوں کی طرح ادھر اور ڈھرتا پھر رہا تھا۔

پادری ایک چکڑ خاکوش کھڑا تھا۔ اس کی پیٹھی پر سلوٹیں نظر آرہی تھیں —

” یہ کس کی تلاش میں پاگل ہو رہا ہے ! ” کلاڑیا باتے پادری سے پوچھا۔

” میں نہیں جانتا ۔ . . . پادری کے پیچے میں جلاہٹتھی ؟ ”

پھر وہ روشنی کی طرف مرکر بولا اُن تسلیم ہوتا ہے یہی ہو گا کہ تم شہزاد پس جاؤ ... . . . کلاڑیا کو مجھ ساظھے جاؤ ... . . . کچھ مقامی دوگ ہمارے دشمن ہو گئے ہیں ... . . .

” صرف کلاڑیا ہی نہیں فادر ... . . . میں اسے اپنی خوش نصیبی سمجھوں گی —

اگر آپ بھی میرے ہمراہ چلیں ... . . . ” روشنی نے بڑے ادب سے کہا۔

” میاں میری موجودگی ضروری ہے ... ! ”

” آپ کا یہ مزدور بہت تیر مسلم ہوتا ہے ... . . . متناہی آدمی ہے ... . . . میرا خیال ہے کہ یہ آپ کی عدم موجودگی میں بھی مختا میوں سے پشت لے گا ... . . . ”

” میں بھی نہیں ہنا تھیں چھوڑ سکتی پاپا ! ” کلاڑیا بولی۔

” میں کہتا ہوں مجھے اور زیادہ پریشان نہ کرو ... . . . جاؤ ... . . . ”

کلاڑیا کے چہرے کی زنگت پر لٹکی۔ وہ کچھ ہکتے ہی دالی تھی — ! ”

نیچے اتنی گھنی مٹھیں تھیں کہ دہما نخاٹب ہو گیا تھا۔

ظفر نے بندوق میٹے چاروں طرف دوڑتا پھر رہا تھا۔

مورٹس نیکل اس سے ایک گز کے نامٹے پر کھیتی۔

” یعنی کر ... . . . میں کر ... . . . ! ” جہدی ناک والا ہمکلایا ... . . .

” تو وہ تم تھے ... . . . ! ” ظفر دات سپس کر بولا!

” جناب ... . . . جناب ... . . . میں تھا نہیں بلکہ ہوں ... . . . آپ کو کیا تکلیف ہے ... . . . ! راستہ چھوڑ دیے ! ” جہدی ناک دلالات خوشگوار بھیجیں بولا!

” تم نے میرے کہتے کو گولی ماری تھی ... . . . ! ”

” کسی سال کی بات کر رہے ہو ؟ ”

” ابھی کچھ درپر بیٹے کی بات ہے ... ”

” بھبلائی نے اسی چیز سے گولی ماری ہو گئی آپ کے کہتے کو ... . . . ? ”

” میں قبیل جان سے مار دوں گا ورنہ تباہ کیوں مارا میرے کہتے کو ! ”

” بھائی ہمکشی میں ہو یا تھیں ... . . . میں تو ایئر گن سے بڑی فاختا ڈی کا شکار کرتا پھر رہا ہوں ... . . . چار عدد میرے بیٹے میں بھی موجود ہیں ! ”

ظفر نے آگے بڑھ کر اس کی رانفل میں ہاتھ ڈال دیا ... . . . میکن وہ اس کا ہاتھ پکڑتا ہوا بولا ! ” میاں اگر ڈاکو ہو تو دیسی بات کر دیں ... . . . میری جیب میں صرف تین روپے کھپڑ پیسے ہیں ! ”

” میں صرف پوکھنے چاہتا ہوں کہ یہ کسی اثرگن ہے ... . . . ”

” میرے چانگیکوٹ سے لائے تھے ... . . . دوسرے باکل رانفل مسلم ہوتی

پادری نے درجنوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپایا۔

○

ظفر جیسا کہ ادازیں بندوق میٹے چاروں طرف دوڑتا پھر رہا تھا۔

.... اہمک وہ گا ... . . . چند لمحے کھڑا کچھ سچارا ہا ... . . . پھر باٹیں جاتے پر کیزی۔ سے چلتے رہا۔ ایسا لگتا تھا جیسے ایب وہ کسی قاص جگہ پہنچا چاہتا ہو ... . . . لعیتوں کا سلسہ ختم ہوتے ہی ڈھس لان شروع ہو گئی۔

اب وہ دوڑتا ہوا نیچے اتر رہا تھا — !

بندوق اب بھی اس کے ہاتھ میں تھی ! — سلط زمین پر ہمچکر دہ پھر باٹیں جاتے ہیا ... . . .

میاں چاروں طرف جاڑیاں ہی جاڑیاں تھیں۔ کہیں کہیں کیکر کے درخت بھی نظر آتے تھے ... . . .

جاڑیوں کے درمیان وہ ایک بگلنڈی پر حل رہا تھا ... . . .

رفہرست کی آذان پر چونک کر تیچھے مڑا۔

واڑ کوں اجتن وائی ایک مورٹس نیکل اپنے تیچھے گرد کے پا دل اڑاتی ہوئی اسی پکڑنڈی پر تیچھے بڑھتی آرہی تھی — !

ظفر اس کا راستہ روک کر کھڑا ہو گیا۔ کیونکہ سوار کے کانڈھے پر اسے رانفل بھی نظر آرہی تھی۔

عجیب ڈرائی نے ٹیلے کا آدمی تھا۔ چوپی ہوئی بھستی ناک کے

لکھنی کے بنتے ہوئے کبین کے قریب ظفر نے موڑ سائکل کو لائی... اور  
اجنبی نے اس سے پوچھا "کیا یہاں پیٹے کا پانی مل سکے گا...!"  
"ضور۔ ضور... مکھر و... مکھر و... یہ لاتا ہوں...!"  
وہ اجنبی کو دیں چھوڑ کر کبین کے اتھر گیا۔  
یہاں ایک بوڑھا یورٹین کو پریٹھا اخبار دیکھ رہا تھا۔ ظفر پر  
نظر پڑتے ہی اچھل پڑا...  
"یہ سب کیا ہو رہا ہے۔!" وہ اس کی طرف اخبار بڑھاتا ہوا بدل۔  
"کل شام کا انجام ہے! ظفر نے ہش کر پوچھا!  
"یہاں...! وہ اکالیں آدمی کہاں نہیں...! تم نے تم جسے  
 وعدہ کیا تھا...?"  
"اس سلسلے میں تہاری زبان پندھی بھی چاہیے!" ظفر نے اسے  
لکھر تے ہمئے کہا!  
"بیں پوچھتا ہوں یہے ٹرین کے ہمئے کتنے غیرت فوٹی حرکت  
کے نے گیوں استعمال کے گئے؟"  
"آوازِ زیادہ بلند نہ کرو۔ ڈینی وسن درد گولی مار دوں گا!" ظفر بندوق  
ید ہی کرتا ہوا بولا۔ ڈینی وسن ایکش بک کا پتہ نہ چلے گا۔  
"ادھر قومی پہلی بار آیا ہوں!"  
اور اپاہک کیتے تیکھے سے فائر کی بندوق چھین لی۔ اس نے موڑ کر  
اس سے پیٹھ پڑنا چاہا... لیکن خوف ناک صورت والے اجنبی کا گھٹشا  
اس کے پیٹھ پر لگا اور وہ کھنڈ قدم یکھے ہٹا چلا گیا! پھر دُنون  
بڑھتا ہوا بولا...  
موڑ سائکل روشن ہو گئی۔ کسی نے آنکھ اٹھا کر اس کی طرف دیکھا بھی  
نہیں۔ سب اپنے اپنے کاموں میں مشغول رہے۔  
اوپنے نیچے راستوں سے گزر کر ہائی وے نک پہنچنے میں دستیریا  
پندرہ منٹ لگتے تھے۔  
تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو رہے تو دوست -!  
"تھاہرے لگر توہنگ نہیں لے جاؤں گا... کیونکہ تھاہرے اکشتہ  
پر بھی کل قاتلانہ جملہ ہو چکا ہے...."  
"عن... نہیں -!"  
"لیکن کرو۔ تھاہرے نئے ملازم دینے نے یہ حرکت کی حقیقی!  
"گیپر... گیپر... کیا وہ مرگیا...?"  
"نہیں زندہ ہے... خبیر سینے کی بجائے بازو پر گھٹھا!"  
"میرے خدا۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے... تو کون ہو!  
"میں نے میلے نہیں کہیں تھیں دیکھا... لیکن آواز...!"  
"تم نے مجھے شکراں میں دیکھا تھا ڈینی وسن -!"  
"ادھر خدا۔... ادھر... یہ آواز... ماطرعان... تم مجھے کوہاگاری اس فدر بخیر گیری  
کیوں کرتے ہو۔!"

ہے!" مجددی ناک دالے نے خوش ہو کر کہا اور انقل کا نہ سے تار کر  
اے دے دی۔  
ظفر نے اسے دیکھا اونچی اٹر گئی ہی تھی۔ اس کے پاس سے ظفر ایک  
ٹکرائش چاقو کے علاوہ اور کچھ بھی نہ براہ کر سکا۔  
"دعاٹ کرتا دوست...!" وہ اس کا شاش تھیک کر لے لا!...  
"میں اپنے کتنے کے قاتل کی تلاش میں ہوں... کیا تم مجھے کچھ دراپی  
موڑ سائکل پرے چلے چلے گے...!"  
"ضور۔ ضور... بیٹھ جاؤ پہنچے!"  
وہ دراپی دیاں سے روانہ ہو گئے اور ظفر سے بتانے کا وہ کہتا  
شاندار رکھراں کا کتنا خفا! اس نے یہ بھی بتا یا کہ وہ قادر بیلی کے فارم  
پر کام کرتا ہے...!  
موڑ سائکل آنے کے بڑھتی رسی... پھر وہ ایک ایسی جگہ پر آپنے  
جس کے چاروں طرف اپنے اپنے ٹیلے تھے اور یہاں کوئی کام ہو رہا  
تھا... ظفر بھی اجنبی کو راستہ بتاتا ہوا یہاں نہ کیا تھا۔  
"یہاں کیا ہو رہا ہے!" اجنبی نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا  
"ادھر قومی پہلی بار آیا ہوں!"  
"ایک فرم یہاں ہاں جسے کیپ بنائی ہے...!"  
"اعقولوں کی فرم معلوم ہوتی ہے... ادھر کوں آنا پسند کرے گا!"  
"وہ ادھر ایک سڑک بھی بناؤ ہے میں جو شیشل ہائی وے سے  
سلامی جائے گی...!"  
"تب تو تھیک ہے...!" اجنبی نے سر بلکر کہا!

"باتی پھر گریں گے چلو...!"  
ڈینی نے پیوش ظفر کی طرف دیکھا...!  
"ایک گھنٹے سے پہلے ہو کر شیخ میں نہ آکے گا!" اجنبی نے اس کا ہاتھ  
پکڑتے ہوئے کہا اور وہ دوڑنے باہر آئے۔  
موڑ سائکل روشن ہو گئی۔ کسی نے آنکھ اٹھا کر اس کی طرف دیکھا بھی  
نہیں۔ سب اپنے اپنے کاموں میں مشغول رہے۔  
اوپنے نیچے راستوں سے گزر کر ہائی وے نک پہنچنے میں دستیریا  
پندرہ منٹ لگتے تھے۔  
تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو رہے تو دوست -!  
"تھاہرے لگر توہنگ نہیں لے جاؤں گا... کیونکہ تھاہرے اکشتہ  
پر بھی کل قاتلانہ جملہ ہو چکا ہے...."  
"عن... نہیں -!"  
"لیکن کرو۔ تھاہرے نئے ملازم دینے نے یہ حرکت کی حقیقی!  
"گیپر... گیپر... کیا وہ مرگیا...?"  
"نہیں زندہ ہے... خبیر سینے کی بجائے بازو پر گھٹھا!"  
"میرے خدا۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے... تو کون ہو!  
"میں نے میلے نہیں کہیں تھیں دیکھا... لیکن آواز...!"  
"تم نے مجھے شکراں میں دیکھا تھا ڈینی وسن -!"  
"ادھر خدا۔... ادھر... یہ آواز... ماطرعان... تم مجھے کوہاگاری اس فدر بخیر گیری  
کیوں کرتے ہو۔!"

باخون سے پیٹ دباتے ہوئے بولا "تم - تم - یہ کیا حرکت - ?"  
"کچھ بھی نہیں!" اجنبی نے پریکون پیٹھے میں کہا! "کچھ دیر پہلے اسی  
بندوق سے تم مجھے دھکا پکھے ہو۔ اور اس شریف کا دی سے  
چھپڑھاڑکی سوچی ہے!"  
"بندوق مجھے دو... درخت جان سے مار دوں گا!"  
"اب کاہے سے مار دے... بندوق تو میرے پاس ہے!" اجنبی  
ہنس کر بولا۔  
"میں کہتا ہوں بندوق دا پس کر دو... درخت جان سے مار دوں گا!"  
وہ ٹوپڑہ کا دی جو یہاں کام کر رہے ہیں تھا رنگ بولتی کر دیں گے!  
"ارے باپ سے...!" دفعتہ اجنبی نے خوف زدہ ہمچوں ہیں کہا آئیں  
ڈینی نہیں مذاق کر رہا تھا۔ یہ لو بندوق اور مجھے پانی پڑا...!  
بھی ہی وہ آنے کے بڑھا بندوق کا کندھا اس کی داہی کپٹی پر پڑا...  
اس نے خانہ پاچھنے ہی کے لئے منہ کھولا قائم کیک آواز دھلک لسکی۔ اور وہ  
بے ہوکش ہو کر گر پڑا... اجنبی نے بندوق اس کے قریب ہی ڈال دی اور  
ڈینی سے بولا! "تم خطرے ہیں ہو۔ فرما یہاں سے نکل چلو۔"  
لیکن...!" ڈینی ہمکلایا۔  
"لیکن صورت سے غبیث نکتا ہوں۔ اس کی پرواہ نہ کرو...  
فی الحال جان بچانے کی سچو۔ مطلب براہی کے بعد یہ لوگ نہیں زندہ  
نہ چوری گئے جیس کہ شاید نہیں بھی دھوکہ کیں رکھا گی تھا!  
"وہ داخل دھو کے میں رکی گی تھا۔!"

پریشان کی بات ہے!“ روشنی نے اس گاٹاڈھ تھک کر کہا۔

”اب تم سوچا ڈا۔!

کلاڑیا خفری دیتک پھر سوچتی رہی۔... پھر درسرے کمرے میں  
چل گئی!

روشنی کو عران کا انتظار تھا!... اس نے فون پر اس سے کہا تھا کہ  
وہ رات کو کسی وقت اسی کے گھر آئے گا!

سڑاٹھے دس بجے اس فہرمان کے نمبر بگ کئے۔ لیکن سیلان  
سے جواب ملا۔ ان کا دودر دوستک کہیں پڑھئیں! کہیں اور سے آپ کو  
فون کیا ہو گا۔ اگر آئے تو بتا دوں گا۔“

روشنی۔... رسپورٹ کو کہ موت پر آئی ہے۔... وہ سوچ رہی تھی کہ  
عران یقینی طور پر نظر کے پیچے لگ گیا ہو گا کیونکہ جب بیان کس کی کامیابی تھی  
تو اس نے اس کو نظر کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا! ظاہر ہے کہ عران  
اس دران میں خود اس کی نقل و حرکت سے بھی پری طرح واقع رہا ہو گا تب  
ہی تو اس نے اسے فلیٹ کے نمبر پر فون کیا تھا اور ہو سکتا ہے اس کے  
کام اختتام بھی اسی کے باقتوں ہوا ہو۔...

بہر حال اب تو اسے عران کا انتظار کرتا ہی تھا! اچانک اسے یاد آیا  
کہ عران نے کچلی رات اس سے ڈنی دسن کے بارے میں پوچھا تھا کہ وہ بھی  
نام پر موجود ہے یا نہیں۔! آخر ڈنی دسن... کہیں؟... اسے  
کچھ سلام کرنے کی کوشش کرتا۔  
اچانک کھنکنے کے باہر سے گھنٹی سیائی۔... اس وقت فلیٹ میں ان

”سنا ہے.... تم نے کشرا بڑک کر دی ہے....!

عران نے پوچھا!

”اب پھر شروع کر دیں گا۔!“ ڈنی نے سیدھی فیصلہ لہجے میں کہا!

”کہیں؟— کیا اس لئے کہیں نے پوچھ لیا ہے!

”نہیں؟— اس لئے کہیں نے ایک بہت بڑے فرماں آدمی کے کہتے  
کے کشرا بڑک کر دی تھی۔!

”تمہارا اشارہ غالباً قادر بیلی کی طرف ہے!

”اوہ قوتمن سب کچھ جانتے ہو۔!

”مرٹ اسی حذک جاننا ہوں.... کتم پادریوں کی صحبت میں ہے منے  
گے ہو۔!

”میں تھیں بتاؤں گا۔ سب کچھ اعلیٰ میں سے بتاؤں گا۔

○

روشنی کلاڑیا کو اپنے ساتھ لائی تھی۔ اس وقت رات کے دس بجے تھے  
اور کلڑیا بہت زیادہ پریشان و کھافی دیتی تھی۔ روشنی کے استغفار  
پر اس نے کہا۔

”میں پاپا کے لئے پریشان ہوں.... تھامے کئی بار فون کر چکی ہوں لیکن بھی  
جواب ملتا ہے وہ قارم پر موجود نہیں ہیں! سمجھیں نہیں آتا کیا کروں!

”ہو سکتا ہے! وہ کہیں چلے گئے ہوں۔

آخراں میں

وہ فون کے ملاواہ اور کئی سر جو دنیں تھا۔— روشنی نے ملازم کو بھی چھپا  
دے دی تھی۔!

وہ ڈرائیگ روم سے صدد روازے پر آئی۔... اور بولٹ اُڑک  
دروازہ کھولا۔...

لیکن آئنے والا عران نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ وہ اسے بڑی بیداری  
سے دیکھتا ہوا اندر گھس آیا تھا۔!

”تم۔!“ روشنی غرائی۔... گئے والا۔ نظر الدین سپاٹا تھا،  
لیکن اس وقت وہ مزدور کے روپ میں نہیں تھا۔ چہرے کا ایک حصہ  
متورم نظر آ رہا تھا۔!

نظرے با تھیں ریواور تھا اور اس کا گرخ روشنی ہی کی طرف  
تھا۔...

”چلو۔... کہیں بیٹھ کر باتیں کریں گے!“ وہ ریواور کو بندش  
دے کر چلو۔...

روشنی دروازے کی طرف مرتقی ہوتی ہوئی۔ ”ربا اور جیب میں رکھو  
اس کے بینر بھی باتیں ہو سکتی ہیں!

اس کے بیچے میں بے پرواہی کا امداد تھا۔— وہ ڈرائیگ روم  
میں آئے۔...

میں کہتی ہوں اسے جیب میں رکھو۔— روشنی نے سنت  
بیچے میں کہا

”عران کہاں ہے!“ اس بار نظر کے بیچے میں سفا کی تھی۔—  
”میں نہیں جانتی۔...

”یہ بھج بھیں مسلم ہوا کہ تم عران کی داشتہ ہو۔...

”راشتائیں تم بیسے ذیل آدمیوں کی ہوتی ہوں گی۔— عران بہت گریٹ  
آؤ ہے اور تم کان بھول کر اس کے بیڑی زندگی میں کلاڑیا کوہا تھا جسی

ٹھاکر گئے۔— میں نے فارکو نہیں اصلیت سے آگاہ کر دیا ہے!

”فارر۔— پوہ!— وہ بے جا رہ خور میرے ہاتھوں میں ٹھوٹنایا  
جسی ذلت چاہوں اسے ایک چینی نڈگی طرح سمل کر رکھ دوں۔— کچلی رات

تم نے قارم پر کس کی کامیابی کی تھی۔—“

”اپنے سینگر کی۔!

”اور تم اس سے بینر میں گفتگو کرنے رہی تھیں۔... میکن تمہارا  
میجر بریز نہیں باتا۔—!

اچانک ایسی آدائی آئی جیسے کسی نے دروازے کا بولٹ چڑھایا

ہو۔... نظر غائب دروازہ بولٹ رتنا بھول گیا تھا۔... پھر جسے ہی

وہ ڈرائیگ روم کے دروازے کی طرف مردا۔... فٹھے تھے پاگی  
ہو گی۔... اس کے سامنے ہی بھی ناک اور گھنی مانچھوں والا مزدور

خدا جس نے بالی ڈے کیسے بھر ف اس کی پانی کی تھی بگر ڈینی کر جی  
نکالیے گیا تھا۔—!

”اپنے ہاتھ اور پاٹھاڑ۔... ورنہ گولی مار دوں گا۔!“ ریواور

میں تم سالنیں دکھ جی رہے ہو گے۔!

”وہ تو ہی دیکھ رہا ہوں!“ بھدی ناک والے نے کہا!“ میکن آخر

تم چوبیں گھٹھوں میں مجھے کھنکی بارگی مار رے گے۔...

”میں کہتا ہوں ہاتھ اور پاٹھاڑ۔—!“ نظر گرا۔... است۔

”بہت اچھا۔ پیارے طرطے!“ روشنی نے ہس کر کہا۔ عمران کی ”ریڈی میڈ“ جو گزون سے اس سے زیادہ اور کون دافتہ ہو سکتا تھا۔

”تم کون ہو!“ فخر نے بھرا ہوئی آوازیں کہا! اور میرے پیچے کیوں پڑنے لگے!“

”ڈینی کوہاں سے لے جانے والے کوئی سمجھت تو نہیں ہو سکتی!“

”تمہیں۔ ان معاشرات سے کیا سروکار!“

”بیک سیل ہوں۔ تم سے ایک خریرے کو چھوڑ دوں گا۔“

”یہ مرد و داس لاک کے چکر میں تھا۔!“ روشنی بولی۔

”غزال جان... تم بہت بھول ہو۔... رٹکی کے لئے آٹک کل مزدور نہیں با کرنے سریاں داری ہی کافی ہوتی ہے۔...!“ بھدی ناک دلے تھے کہا۔

”پھر...!“

”صلدا کو اینڈا کو۔!“

”کیا بھروسہ ہے۔...!“ فخر پیچے کر کھڑا ہو گیا!...

”بیٹھ جاؤ۔... مرد صورت بھی نہ پہچانی جائے گی۔ میرے یادخونوں کے گذے سے بھی زیادہ سخت ہیں!“

”ظفر بیٹھ کر پانپت لگا پھر بولا!“ حلا کو اینڈا کو سے کیا مطلب!“

”دیزی سے کیا مطلب جس نے ڈینی کے آدمی گیس پر ہلا کیا تھا!“

”ادھو۔! تو یا تم عمران کے آدمی ہو۔!“

”جی ہاں ظفر الدین پامنا ماحب! دیزی، ڈینی اور گیس اس وقت

میں اس نے دیکھا کہ کھلا ڈیا بھی اس آٹک کے پیچے آنکھی ہوئی ہے۔

”تم اپنے کمرے میں جاؤ۔!“ ظفر و دعا!...

”یہاں کیا ہو رہا ہے۔...!“ روشنی کی آذانی بولی۔

”مکو ڈیا کمرے میں جاؤ۔!“ روشنی نے بھی کہا۔ وہ نہایت اطمینان

سے صرف پر ٹپ دیاز تھی اور ظفر اب اس کی طرف پشت کئے کھڑا تھا۔

اپنکے رہش نے شفعت پر رکھ رہے ہیں۔ بیٹھ بیگ سے اعتمادی دوپائی کا

پستول نکالا۔... اور سرد بیٹے میں بولی ”ظفر اپنا میرا در قریش پر ڈال

دو۔ ورنہ میرے پستول کی گل نیبا سے سریں سو راخ کر دے گی!“

”ادھو۔!“ وہ پوکھلا کر مٹا ہی تھا کہ بھدی ناک داۓ کی دلت اس

کی کمر پر ٹپی اور وہ اپنے بیوی الور سیت مڑ نے بل فرش پر گلا۔ روشنی

اب بھی پسے ہیں کے سے مٹھن امداد یعنی صرف پر ٹپ دیاز تھی! اور ظفر و دعا

اٹھنے کی کوشش کریں رہا تھا کہ بھدی ناک داۓ نے اس کے یادخون

سے بیوی الور چھپتے یا۔ کھلا ڈیا اب بھی ہیں سرجوں مخفی اور ایک گوشے

بھی کھڑی فخر فخر کا نپ ربی تھی۔!

”اٹھ کر سامنے دالی کرسی پر بیٹھ جاؤ!“ عمران نے ظفر کو گھوستے

ہوئے کہا۔

ظفر اٹھا تھا اور چپ چاپ بیٹھ گیا تھا۔... میکن، اجنبی کو اس طرح

گھوڑے جانہ تھا جیسے اس کو کپا چا جائے گا۔!

”ادھر خالہ جان!“ اجنبی نے روشنی کی طرف مرد کر کہا۔“ اب تم اپنی

پستول بھی بھی رکھو۔... تم اپنی طرح جانتی ہو کہ مجھے ہمس کوں

سے ہوں آتا ہے۔...

عمران کے قبضے میں ہیں۔...

”م۔۔۔ مجھے۔۔۔ ملا دو۔۔۔ عمران نے۔۔۔ پوسیں کی دلال

کر کے اس کے ہاتھ کی آنے میں۔۔۔ ایک سڑے سے نیٹ میں

رہتا ہے گھٹیا آریں کی طرح!“

”مجھے اس سے کیا سروکار۔۔۔ مجھ سے جو کام دہ دینا ہے اس کا

موقول مدارش بھی دینا ہے۔!

”میکن خود اس کی زندگی۔!

”مجھے اپنی زندگی کے علاوہ اور کسی سے کوئی سر کار نہیں!“

دیے اگر تم ان اکا میں آریں کا نپتہ بتا دو تو تمہاری زندگی کی مہانت

خود دی جائے گی۔!

”میں ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔!

”تو چھ عمران کو کیوں تناکش پھر تے کر رہے ہو۔...

”یہ میں عمران ہی کو بنائیں گا۔!

”کیا تم عمران کو پہچانتے ہو۔!

”پہچانتا ہوں۔“

”اچا تو چھ ملپومیرے ساختہ۔! میکن غامبے ہی کی بات ہوئی

چاہیے!

ظفر کی آنکھوں میں سچکا ہرث کے آنکھ تھے۔ اجنبی نے آنگے بڑھ کر

اس کے شانے پر پھٹک دی۔...

صہیں میں اس سے نہیں مٹا چاہتا!“ ظفر نے اسے گھوستے ہوئے

کہا اور اس کا باقاعدہ اپنے شانے سے جھٹک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

”تو پھر یعنی ناممکن ہے کہ تم ان بیچاری عورتوں کو خوف زدہ کرنے ہو۔

۔۔۔ نکل کر ہیاں سے۔!

”اچھی بات ہے۔...!“ ظفر کی نعلیٰ کھل رہی ہے!

بھدی ناک داۓ نے ظفر کو پر لاد کر دے پہچا تھا اور اب سینے

پر سوار خلپڑوں سے اس کا من کال کئے دے رہا تھا۔

”مجھے ڈر لگ رہا ہے!“ کھلا ڈیا نے سرگوشی کی۔...

”چلو۔۔۔ ہم تم دوسرے کر سے میں چلیں۔!

”یہ۔۔۔ آدمی کون ہے۔...

”آدمی۔۔۔ روشنی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر در داڑے کی طرف

برٹھتے ہوئے کہا۔

وہ اسے اس کر سے میں لافی چاہا اس کے سمنے کا انتظام کیا تھا!

”مجھے بتاؤ۔۔۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔!

”میں خود نہیں جانتی۔۔۔ میکن ان روزوں کی گفتگو سے اندازہ

ہوتا ہے کہ یہ حلا کو اینڈا کپنی سے متعلق کوئی مسامنہ ہے!

”تو یا۔۔۔ تو یا۔۔۔ میرے پاپا۔.

میں نیتن کے ساتھ کچھ نہیں کہ سکتی۔ تم اب سو جاؤ تھہرا کوئی کچھ نہیں بخواہ سکتا! میرے دوست ظفر کے پیغام سے علادیں گے: "نیاد خوف ناک چہرے والا پریس کا آدمی ہے!"

"ہو سکتا ہے...!"

"ظفر سیاں کیوں آیا تھا۔" ہتھار سے ہے...!"

"میرے خدا۔ اور پاپا... کہاں ہیں!"

"کس وقت بھی قائم پر موجود نہیں۔"

"کہیں ظفر نے انہیں بھی کتنی نقصان نہ پہنچایا ہو!"

"کلاڈی ڈیٹر۔ اب تم سو جاؤ... میرے دوست انہیں بھی دیکھ لیں گے۔"

"میں تہن نہیں سوؤں گی...?"

"اچا۔ اچا۔ میں بھی بھیں رہوں گی!"

"وختہ کلاڈیا اس سے پٹ کر دپڑی... ساختہ ہی وہ کہے جا رہی تھی۔ پاپا نے تھی۔ کوئی غیر تافنی کام نہیں کیا۔ وہ بیان کے پیغمبر اور ایک محب دُن ہیں..."

"میں جانتی ہوں۔ میں جانتی ہوں۔" روشنی اس کی پشت پر باقاعدہ پھر تی ہرثی بوئی۔



"شکریے...!" ظفر اپنی اذینیں مجھوں کی گاڑی کے ساتھ مکارا۔

"کی پیو گے۔"

"جو کچھ بھی فصیب ہو جائے...!"

عورت نے الماری کھوں کر شراب کی بوتل اور سڑڑے کا سائین نکالا اور اس کے لئے گلاس تیار کرنے لگی۔

ظفر نے ٹکریے کے ساتھ گلاس قبول کر کے کہا تھا "کیا تم تو پیو گی۔"

"میں آٹھ بجے کے بعد قطعاً نہیں پین۔"

ظفر نے ٹولر سے دیکھ جا رہا تھا... اس تے ابھی تک یہ بھی نہ

پوچھا تا کہ خود کہاں میں اور وہ عورت کون ہے؟....

گلاس ختم کر کے اس نے جیسیں ٹولریں اور سکریٹ نکال کر چاروں طرف دیکھتے گا۔ غالباً سماں کے لئے اس کے پاس کچھ نہیں تھا۔

عورت نے الماری میں سے لاثر نکال کر اس کا سکریٹ سلاگایا۔

"تم بہت خوب عورت ہو!"... ابی حسین آنکھیں میں نے پہلی بار دیکھی ہیں.... وہ سکریٹ کا کاش لے کر بولا۔

"تھہرا چہرہ متور نہ ہوتا تو تم بھی خاصے دل کش لگتے!" عورت نے دلکاری بھی کے ساتھ کہا۔

پاں - پاں... وہ براسامنہ بن کر بولا۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ اس بھتے اور بے ہنگ اور سے تھہرا کوئی قصلن ہو گا۔

"وہ میرا ملازم ہے....!"

"اوہو۔! اس نے تو کہا تھا کہ وہ عمران کا آدمی ہے!"

"وقتی طور پر عمران بھی میرا ملازم ہے۔"

ظفر کو پریش آیا تو اس نے خود کو ایک ایسے کمرے میں پایا جہاں اس کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا! یہ وہ کمرہ تو نہیں تھا جہاں جلدی تاک دلکش ڈرائی نے اس کی مرمت کی تھی...!

ظفر کو بس آٹا ہی بارہ تھا کہ وہ اس کے منہ پر پے در پے پھر پریش کر گیا تھا اور شدید ترین شفتشے اور بے بی کے احساس کے ماہین بڑکش مکش ہوتی تھی۔ اس نے بالآخر اسے ہوش دھاکس کی سرحدوں سے پرے دھکیل دیا تھا۔

اس نے پہلے چھرے پر ہاتھ پھر کر طبیل سائنس فی اور بسٹر سے اٹھ گیا فرش پر پیش قیمت قابل نکل آیا اور دیڑ روم کا فریش پر بھی اعلیٰ درجے کا تھا۔! دروازے کا مینڈل لگایا۔... قیمن دروازہ نہ خل کا۔ غالباً باہر سے مغلل کر دیا گیا تھا۔ قفل کے سوراخ سے دوسرا طرف جھانکنے کی کوشش کی۔ مگر انہیں کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔

کیا وہ اسی آدمی کی قیدیں ہے؟ اس تے سوچا۔... اس آدمی کی تیاری ہونے کا مطلب یہ ہے کہ پوری طرح عران کی گرفت میں آگیا ہے! دھنٹکی کی تے دروازے کے قفل میں بھی ٹھہرائی اور دروازہ کھٹکا چلا گیا! ظفر یہ حس درست بھیجا رہا اور پھر اس کی آنکھوں میں بیکلی سی کونڈ گئی۔ پوری خوب صورت عورت تھی۔ کسی مفتری ملک سے ترقی دیکھنی تھی!

ظفر بسٹر سے اٹھ گیا!....

"ہلو چارٹنگ...!" وہ بڑے پیار سے بولی۔ اس کے ہمراہ!

"ہوں! تو تھہرا دھجے سے میں اسی حال کو پہنچا ہوں!"

"نہیں اپنی وجہ سے۔!"

"میں نہیں سمجھا۔!"

"میں خلوص نیت سے چاہتی ہوں کہ اب تم اس دھنٹ کے ہمچند نہ چھڑھو قتل کر دینا اس کی بالہ ہے... اسے اپنے شکاروں کی صحیح قدر ابھی یار نہیں!"

"تم کیا چاہتی ہو۔!"

"ان اکاٹیں آدمیوں کی بانیابی۔ کسی وجہ سے میرے سختار خانے پر شبکہ کیا جا رہے۔ اور ہم اسے پسند نہیں کرتے۔!"

"کس سختار خانے سے تھہرا اعلان ہے۔!"

"یہ نہیں بتایا جا سکتا۔!"

"یقین کرو۔ میں نہیں جانتا کہ وہ اتنا لیس آدمی کہاں ہے؟"

"پھر کون جانتا ہے!"

"اس کا بھی مجھے علم نہیں۔!" کیا ٹھیک اور دیزیں بھی تھہرا سے ہی بچنے میں ہیں!"

"ظاہر ہے!... عمران بھرے ہی نے کام کر رہا ہے!... میری معلومات کے مطابق... تم ایک ذردار اور باعتہ شہری ہو اگر تھہیں پریس کے حوالے کر دیا گیا تو تھہرا مالک بھجوڑ جائے گی۔"

"تو پھر۔ تو پھر۔!" ظفر نے مفضل باد کیا۔

"اگر وہ اکاٹیں آرمی مجھے مل جائیں تو کسی کو کافی سکھان خرد ہو گی کہ تم بھی اس سازش میں ملوث ہے!"

"یقین کرو۔!... مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہیں... اس میں نہ کس

”میرے نئے ایک ٹکاکس اور باداڑ اچھی خاقون... پھر تیہیں اپنی کافی شروع سے سناوں گا۔“  
وہ پھر اس کے لئے شراب اندھیتے گلی... ظفر کے دل میں راز کے خلاف نظر تھی اور نہ کافی اور جذبہ... وہ اسے غالی خالی نظر وں سے دیکھے ہارتا تھا! دوارہ ٹکاکس لے کر اس نے اس کا مشکلیہ ادا کیا اور چھوٹے چھوٹے ٹکوٹے لیتے گا!  
پھر متوڑی دیر پید بھرانی ہوئی آوازیں بولا۔“ قین سال پیلے کی بات ہے کہ مجھے اس کا مہلا خط ملا تھا جس سی اس نے میرے ایک ایسے راز کا ذکر کیا تھا جس کے افشا ہو جانے پر موت کو ترجیح دیتا۔“  
اس طرح اس نے مجھے مجبور کر دیا کہ میں اس کے لئے کام کروں... اور یہ کام زیادہ تو درودوں کو بیک میں کر کے اس کے لئے کار آمد بتانا تھا....!  
”لیکن ابھی تم نے بتایا تھا کہ تم فادر بیلی کے فارم پر مزدور کی حیثیت سے بھی کام کرتے رہے ہو...!“  
”ہاں یہ درست ہے... ایک خاص کام کی نگرانی کے لئے مجھے ایسا کرنا پڑا تھا...؟ فارم کے قریب ہی ٹیلوں کے درمیان وہ ایک ہالی ٹھے کیپ تعمیر کراہا ہے جس کی نگرانی میرے پرورد ہے۔ ایک فڑاڑ فرم پناہی گئی ہے جس کا سب سے بڑا حصہ واریں خود ہوں اور دروسرے حصہ داروں ہیں جو میرے قدریہ بیک میں کے گئے ہیں... فادر بیلی بھی انہیں میں شامل ہے... میرا خیال ہے کہ فادر بیلی محض اسی سے بیک میں کی گیا ہے کہ اس کے قریب ہالی ٹھے کیپ کی تعمیر کے لئے قتل کیا منظر رکھتا ہے؟“

”ابھی سب باقتوں کی وجہ سے میں ہمیشہ مذہب میں رہا۔“ ایک میں پیلے ہی کچھ ہوں کر اپنے اس راز کے افتتاح پر موت کو ترجیح دیتا اور اب بھی مرنے کے لئے تیار ہوں اس راز کے بدلے!  
”ڈینی بیسے آدمی سے شراب کیونکر ترک کرائی گئی...!“  
”یہ کام فادر بیلی کے پسروں کی گئی تھا اور شراب مخفی اس سے چھڑا تھی کہ کہیں وہ نہیں میں ان کمزون کی ٹرنیگ کا احوال نہ بیان کرتا چھرے۔“  
”کیا اسے بھی بیک میں کیا گیا تھا...!“  
”نہیں...“ مختل صادغت پر اس کی خدمات حاصل کی گئیں تھیں۔“  
”فادر بیلی کو تم نے کیونکر بیک میں کیا تھا...!“  
”اگر میں نے فادر بیلی کا راز خاکہ کر دیا تو اپنا بھی ظاہر کرنا پڑتے گا...!“  
وہ موت کی انکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرا کر بولتا۔“ میں اس کے راز کے لئے بھی مرنے کو تیار ہوں۔ حرف اسی کے لئے نہیں بلکہ ہر کس آدمی کے لئے جو میرے ذریہ بیک میں ہو اے...“ یقین کر دک کو قیامتی عورت بھی مجھ سے کسی کا کر کی راز تھیں مسلم کر سکتی! اسی صادغتے اس مردوں آدمی کے اختبا کی داد دینی پڑتے گی کہ اس نے مجھ بیسے آدمی کو کار بیانیا۔ اور اب وہ آدمی بھی بہت چلاک مسلم ہونا ہے جس نے تم جسی خود موت ناگزون کو بیرے پاس بھجا ہے...“ وہ دش تد کی بھی سرچ سکتا تھا...“  
”تم یقیناً پہت زیں آدمی ہو۔“ موت بھی بڑے دلادیز امندز میں مسکلائی پھر سنبھیگی اختیار کر کے بولی۔“ اصل بات تو جہاں تھی

نہیں کہ کمزون کو ٹرین کرنے میں میرا بھی با محتاطیا بیک میں مقصد سے ناواقف ہوں۔“  
”غایا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ تمہاری حیثیت ایک آزاد کار سے زیادہ نہیں۔“  
”یہی حقیقت بھی ہے۔“  
”رک کے آزاد کار ہو۔“  
”میں نہیں جانتا۔“  
”موسیٰ نظر مجھے بہلانے کی کوشش نہ کر...“ تم ایک کروڑ پتی آدمی ہو...“ آخر تھیں کسی مجبوری نے کسی کام آئندہ کار بنا دیا۔“  
”صرف دولت کی ہوکس ہی سب سے بڑی مجبوری نہیں ہے...!“  
”تو پھر۔! وہ اسے غور سے دیکھتی ہوئی بولی!  
”بیک میں! پہلے اس نے مجھے بیک میں کیا اور پھر مجھ سے کئی اور دروس سے دو گوں کو بیک میں کراتا رہا ہے؟ فادر بیلی بھی ان میں شامل ہے... اکثر سوچتا ہوں کہ اس شریعت اور زیک لفظ آدمی کو خواہ خواہ ان سعادتیں میں اچھا یا بیک ہے...!  
”تم نے اس سے کتنی رقم اخیجی ہے...!“  
”رقہ!“ ظفر مسکرا کر بولا!“ ایک جسم بھی نہیں وہ تو بیک میں کر کے دو گوں کو اپنا خلام بتاتا ہے...“ تا کہ ان سے ان کے فیکر کے خلاف بھی کام کراتا رہا ہے...“ مجھے دیکھو میں فادر بیلی کے فارم پر ایک مزدور کی حیثیت سے کام کرتا ہوں...!“  
”پڑی بھیب بات ہے...! بھلاکس کا کیا مقصد ہے...!“

اور کمزون کی ٹرنیگ کا انتظام کرتا تھا...“ ڈینی دس کی جوانی میں کئے دیں کمزون کے نجات میں دھرنا تھا...“ ڈینی دس کی جوانی میں کئے دیں کرتا رہا تھا کہ ہم سب ایک نیک مقصد کے حصول کے لئے بیک میں کے جا رہے ہیں... ایک ایسے بڑی قیمتیں اس کا مقصد بتایا جاتا تھا جس سے غرب ہوں کو اعلیٰ پیانے پر فائدہ سنبھلے کا امکان ہو سکتا تھا...“ مجھ سے کہا گی تھا کہ اعلیٰ ذریت یافتہ کے پیڈھی کا بہترین ذریعہ ثابت ہوں گے...“ اور ہم نے دیکھا بھی کہ چند بی و فوں میں ان کمزون کی وصول سارے ملک میں ہو گئی۔ خود ڈینی بھی یہ نہیں سمجھتا تھا کہ وہ کوئی غیر معمولی کام کر رہا ہے...“ وہ تراویث سب کی آنکھیں کھلیں جب اکا میس سرکاری آدمیوں کے غائب ہو جانے کی خبر اخبارات میں شائع ہوئی...“ فادر بیلی پر پزیر درست بارٹ ایک ہوا تھا۔“

”اب وہ کہاں غائب ہو گیا۔“ فارم پر موجود نہیں ہے...!“  
”میں نہیں جانتا۔“ بیجد دروپ ک آدمی ہے...“ مجھے فارم پر رہنے کی ہدایت اس نے بھی دی گئی تھی کہ میں فادر بیلی کی دیکھی مجال بھی کرتا ہوں...“ کہیں وہ کوئی ایسی احتمال حکمت نہ کر سیئے جس سے قبل از وقت ہی بھانڈا چھوٹ جائے!  
”کیسا جاندا۔“ عورت اسے گھوڑی ہوئی بولی۔  
”اس کے بارے میں بھی میں کچھ نہیں جانتا تھا۔“  
”ہمارے بیان سے یہ قلعہ ثابت نہیں ہوتا کہ تم اسے محض ایک اچھے کام کی حیثیت سے دیکھتے رہے ہو...“ بیک نہ ڈینی کے استثن پر حلہتی تھی کرایا تھا۔ اگر وہ نیک مقصد رکھنے والا کام تھا تو اس

"میں اتنا کر سکتا ہوں کہ تمہیں ان آدمیوں کے نام اور پتے مکھوا دوں جو  
تم بھولے سے بیک میل کئے گئے ہیں۔ ہو سکتا ہے اس قسم کا کوئی کام  
نہیں سے تک کے سپرد کیا گیا ہو۔"

"یہیں بھی تم کہہ رہے ہیں کہ انہیں سارے احکامات نہیں کے  
ذریعہ سے ملتے ہیں!"

"یہیں بھی قسط سے کس کو کوئی ایسا پیش نہیں پہنچا۔"

"خیر۔ تم ان کے نام اور پتے... ۔ لکھواؤ...!" عورت نے  
کافی پیش سنھا گئے ہوئے ہوئے کہا۔"

غیرہ نے اٹھنام لکھوائے یہ سب ذی حیثیت وگ ملتے۔ ان یہ  
یعنی بڑے چہے دار بھی ملتے۔

"کیا میں تمہارے لئے تیرا ٹھکس بانڈوں...!" عورت نے مکا  
کر پوچھا!

"نہیں شکریہ... بے ہوش ہو جانے کی حد تک نہیں ملتا۔"

" تو پھر ارم کرو... اگر ہماری اسکیم سے متفق ہو گئے تو تمہیں  
کوئی گز نہیں پہنچے گا اور اپنی عزت و شہرت سمیت زندہ رہ  
سکے گے!"

"اس سڑک کے ساتھ کہ مجھ سے میرا اپنا دہ راز لگوانے کو کوئی  
نہیں چاہتے جس کے اختلاں کے لئے میں اس دلدوں میں پھنسا ہتا۔  
اور دوسروں کے راز بھی تم مجھ سے دمدم کر سکو گی۔"

"دہمیں کسی کے بھی رازوں سے دل چسپی نہیں!" عورت نے  
خنک پیٹے میں کیا! اور اٹھ کر چل گئی؛ ... کہہ باہر سے

دہمیں رہ گئی... میں اتنا لیں آدمیوں کی بازیا بی...!"

"اگر مجھے مسلم ہوتا کہ وہ کیا ہے تو یہ خود ہی ان کی بیانی کی منکر کرنا  
... سرکاری آدمیوں سے غیر کوئی نہیں الجما...! بیانی کے سطح  
کا معاشر تو یہ سچ بھی نہیں سکتا فنا کوئی پس پچ ڈینی تک جا پہنچنے کا جگہ  
یہاں سینیسے ٹریئر موجود ہیں! ایقیناً یہ مری ناجائز کاری بھی کہیں نے ایسا اقدام  
کیا۔ ڈینی ہی کو اس طرح الجما کو رہ پھرا پسے آدمیوں میں پھر پچ ہی زد سکتا ہے!  
ویز کا دھوکی گرفت کا باعث ہن گیا۔"

"جن شفعت سے تم احکامات ماحصل کرتے ہو... اس سے کبھی ملے  
بھی ہو!"

"اکثر طلاقات، بوجاتی ہے۔ بے حد چالاک آدمی ہے... میں نے  
کہی بار بکشی کی ہے کہ اسے مارڈاون میں کامیابی نہیں ہوئی۔"

"طلاقات کا طریقہ کیا ہے...!"

"جب بھی ملنا ہوتا ہے... کسی ٹھہر طلب کرتا ہے... اور  
یہ طلاق عورت مادستی خط کی صورت میں ہوتا ہے... کہیں نہ کہیں کوئی اجنبی  
مجھے اس کا خط ختماً دیتا ہے۔"

"وہ کوئی مقامی آدمی ہے؟"

"نہیں کسی منزل ملک سے تعلق رکھتا ہے... ایسا بے جا چہرہ ہے  
جس کے نہیں دیکھا۔ مردوں کی سماں بھیں ہیں یہاں بے چاہ جہاں طلاق  
رکھتا ہے! ایک بار میں اس سے پیٹ پڑا تھا لیکن اس نے مجھے تسلی  
کی طرح اچھاں پھینکا!"

" تو پھر ان آدمیوں کی بازیا بی کے لئے کیا کیا جائے۔!"

وہ اسے شست کے کرے میں لانی... اور بولی! "میں پاچ منٹ  
میں آپ کے لئے کافی تیار کروں گی... آپ بہت زیادہ پریشان اور  
نکھل ہوئے معلوم ہوتے ہیں!"

"میں ایک بڑی مصیبت میں پھنس گیا ہوں میری بھی... ٹھفر  
در اصل ایک بہت بڑا بیک میل ہے...!"

"آپ بالکل نکرنا دیکھئے!... دہ مناسب ہاتھوں میں پھر پچ  
چکا ہے!"

"لکھ کیا مطلب۔"

"قانون کے مخالفوں کے ہاتھوں میں...!"

"لکھ کیا...!" جیکن بیل کی آنکھیں پھیل گئیں... میں یہ  
جیرت کا ایجاد نہ بکد اسے خوف کی شدت ہی سے تجیر کیا جاسکتا  
تھا... پھر آہستہ آہستہ اس کی آنکھیں بند ہوئی گئیں اور دہ صوف سے  
روٹک کر کوئی پر آرہا...!

روشنی نے کلڑیا کو بھی جگھا دیا اور دو توں اسے ہوکش میں لانے  
کی کوشش کرنے لگی... پندرہ یا بیس منٹ بعد پادری نے دیدارہ  
آنکھیں کھولی گئیں۔

پوری طرح ہوکش میں آئے کے بعد اس نے نظر کی کہاں شروع کی  
وہ بھجھے بیک میل کے دیا رہنے لگا! ہر آدمی سے ایک نہ ایک  
ایسا راز ہزو را بستہ ہوتا ہے جس کا اختلاں! ہر آدمی سے مزید زندہ رکھ  
سکتا ہے دن پھر موت! میں نہیں جانتا کہ نظر کو اس کا علم کیونکہ ہوا  
... بہر حال اس نے ایک آدمی کو یہ سپرد کیا کہ میں تلقین کر کے

متغل کر دیا گیا تھا!

○

اچانک روشنی کی انکھ کھل گئی۔ کوئی باہر سے سدل گھنٹی جیاٹے جا رہا تھا  
... نظر اور عزان سے چھکا راپانے کے بعد مشکل تمام ڈریٹھ گھنٹے سو  
سکی ہو گی... اس وقت ٹھانٹ میں پیس رات کے تین بجاء ہی تھی!  
روشنی نے تیکے کے پنچ سے پستول نکالا اور بڑی احتیاط سے  
صدر دراز سے کی طرف بڑھی...!

"کون ہے...!" دروازے کے قریب پھر پچ کر اس نے سخت  
پیچے گی پوچھا!

"میں ہوں... میری بھی...!" باہر سے فادر میں کی آواز آئی۔

"ادہ... خادر...!" روشنی نے دھکلاتے ہر نئے انداز میں دروازہ  
کھولا... اور اس طرح اس نے اندر ٹھکس کر دروازہ بڑھ لیت کیا جیسے  
مک الوت تھا! میں، کو...!"

پھر وہ دہیں کھٹکے کھٹکے خاؤشی سے ہانپاڑا...  
اس کا چہرہ نر دھنا اور ہانپاڑ بڑی طرح لرزبے لئے۔

"کیا بات ہے نئھر خادر...! اندر چلئے۔!"

"ہاں... ہاں... لکھ... لکھ... کلڑیا ہاں ہے...?"

"آرم سے سرہی ہے...!"

"اکس وقت خادر کو آدم سے ملا دیا...! مجھ میں ادھر آؤں گا لیکن انہیں ہر جاں میں اب دیں رو کے رکھتا...! اگر باہر نکلے تو ان کی زندگی کی خاتمت روئی جائے گا!"

عمران سورج طلوع ہوتے ہی روشنی کے فلیٹ میں داخل ہوا...! پادری کی حالت ابتر تھی...! اس سخنے عورت کو حرف اتنا ہی معلوم ہو سکا کہ نظر نے اس کے قارم کو جیل کو اڑپنا رکھا تھا اور اس نے اس پاس جو کام چھپر رکھے تھے ان کے مقصد سے خود پادری لام تھا۔ ڈینی کے متلوں بھی انہی بتا سکا بچنا دشمنی کو پہنچے بتا چکا تھا۔!

روشنی نے عورت کو پہنچے ہی سمجھا دیا تھا کہ وہ اس کے ذاتی راز کے بارے میں کوئی گفتگو نہ کرے جس کی بارہ پرہد بیک میں کیا گیا ہے؟ "اب بتا دیں اسی سمجھنے کا اچارہ اور یا تقلیل کر کیا گئی؟ یہ تو کچھ جانتا ہی نہیں!" عورت نے بدری روشنی سے کہا۔ اس وقت نشست کے کمرے میں صرف یہی دلوں تھے...!

"ظفر کا کیا رہا...! مردی نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"قیامتاں... وہ جو یا کے سپرد کر دیا گیا ہے...!"

"واقعی تم خطر ہاں ہو!" وہ اس کی آخرین میں دیکھتی ہوئی مسکائی۔ "تم خود ظفر کی زبان سے ٹکلوں تھے...! کچھ ایسا ہی شاپ ہے اس کا... بہر حال اب تم کیا کر دے؟"

"ظفر کو رہا کر دیا جائے گا!"

"کیا مطلب؟"

"اصل مجرم کوئی اور بے...! جس نے اس کے قسط سے

اس کی شراب روشنی ترک کر دیا...! وہ آدمی جا فردوں کا طریقہ ہے...! میں اس میں کامیاب ہو گی! ادھر فقرہ ہے، فاصلے پر ظفر نے بائی ڈینے کی پس تیرز کرنے کی اسکیم چلا دی دیں اس بورڈ سے ڈینی لسن تے کوتل کی ٹرینیگ کام کام بھی شروع کر دیا۔ اس کے کچھ مخصوص طریقے ہیں جن کی بارے پر کہتے تیرز کے عدم موجودگی میں بھی اپنی بہترین تربیت کا مظاہرہ کرتے ہیں! ظفر نے مجھ سے بکا تھا کہ کتنے بڑیں کی پیٹھی کے لئے ڈین کے جا رہے ہیں...!

میکن...! میرے خدا...!"

اس نے خاکوش ہر کر اپنا چہرہ ہاتھوں سے ڈھانپا یا...! کلاڑیا خوف زدہ ظفر دی سے اس کی طرف دیکھ جا رہی تھی۔ کچھ دیر بعد پادری نے بھرائی ہوئی آواز میں ہلما۔ اگر وہ پولیس کے ہاتھ نکل گیا ہے تو میرا وہ راز بھی اُمل دے گا...! اور میں اس کے لئے تیار نہیں...! اس سے سب سے ہی مرجانا پسند کر دیا گا۔ میرا جمال سے کہو ہوں ابھی پولیس تک نہ پہنچا بھوٹا...! اسے میاں سے میرا ایک درست گیا ہے۔

"اگر میں چاہوں تو اس سے اپنے طرد پر بات کر سکتی ہوں...! اور ہم سماں ہے کہ آپ کو مرکاری گواہ بانے کی کوشش کرے...! ایسی صورت میں آپ کا وہ راز بھی محفوظ رہ سکتا ہے!"

"نم۔ میں تیار ہوں۔ باکلی تیار ہوں!"

بات مطہرگی اور روشنی نے عورت کے دینے ہوئے مختلف بندوں پر اس سے رایلٹ قائم کرنے کی کوشش شروع کر دی! ذرا دیر بعد کامیابی ہو گئی تھی۔ نئی کامیابی کوئی کوئی نہیں تیار کیا!

جیکسی بیل جیسے کئی اور آدمیوں کو بھی بیک میل کر کے اپنے نسبتھیں کیا تھا۔!

"ادھر۔ تو پھر...! کیا دہ الکالیسیں آندھیں گئے؟"

"نہیں۔ جو لوگ ظفر کے دریہ ہاتھ آئئے ہیں ان میں سے کوئی بھی ان کے مقابل کچھ نہیں جانتا...! دیے ظفر...! تمہاری کلاڑیا سے بری طرح وہ کرنے لگا ہے...! کیا کہتے ہیں اسے...!"

"جو کچھ بھی کرنے لگا ہے...! اسے تم اپنی زبان پر نہ لاؤ۔...! ہی بہتر ہے...! درہ زبان گندی ہو جائے گی۔!"

"اوڑی؟" عورت نے کسی حق بے کے سے ادازیں سرکوند سے جبکشی دی!

"ہوں...! تو ظفر کو دہا کر دینے کا مطلب، ہوا کتم اسے ستہ بانی کا بکرا بانا چاہئے ہو...!"

"کیا حرج ہے...! جب کہ وہ خود ہی زندہ نہیں رہنا چاہتا...! جسیں راز کی بارہ اسے بیک میل کیا گیا ہے۔ اس کے ظاہر ہو جائے پر مرت کو تریخ دینا ہے...! اچھا...! اب تم دوڑن بآپ بیٹی کو اپنے بیان سے کھلا دو...! درہ خود بھی کسی بڑی مصیبت میں پڑنے گی..."

"نہیں یہ اچھی بات نہ ہوگی...!"

"تو پھر تم بھی یہ فلیٹ چھوڑ دو...!...! دیے تھا رے لئے کھل ہوا ہی بہتر ہو گی...! تم بھی ان کے ساتھی، قارم پر ہلی جاؤ...!"

"اے کیمیا ہے...!"  
"تازہ ہوا پھردوں کے لئے یہ منید ہوتا ہے...! پکے گا فری کی مشق...!"

"بین ختم کر دیوں...! اگر یہ ضروری ہو تو میں انہیں اس پر آمادہ کرنے کی کوشش کروں...!"

"یہ ضروری ہے۔۔۔ جتنی جدی مکن ہو سکے...! روانہ ہو جانی ہیاں سے...! عورت نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

۔۔۔ روشنی کچھ اور یہی پوچھنا چاہتی تھی...! میکن پھر وہ بکال ہاتھ آتا ہے...!

ساری حصے فربے ہیک ان کی روانگی قارم کی طرف، بوسکی تھی...! روشنی نے سوچا اپنی گاڑی بھی لے چکی چاہئے پتے بیسیں کس وقت کیے حالات سے دو چارہ ہونا پڑے...! باری ایشیں دیگن ڈرائیور کہا تھا۔ کلاڑیا اپنی گاڑی میں تھی۔ روشنی نے اپنی گاڑی بھیجا۔

مختوڑی ویر بعد وہ قارم پر پہنچ گئے...! چاروں طرف سنائی طاری تھا! بھر بیل عازم حب ممول اپنے کاموں میں لگئے ہوئے تھے....

پادری بے دم ساہر کو برآمدے کی ایک آدم کرسی میں گر گیا تھا...! اس کی آنکھیں بند تھیں...! اور سانس دھونکی کی طرح چل رہی تھی...!

روشنی بھی اس کے قریب ہی بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد پادری نے آنکھیں کھولی کر کمزور اسی آدازیں پانی مانگا!

پانچ پی یلنے کے بعد اس کے چہرے پر کمی قدر تازگی کے آثار  
نظر آتے تھے۔

"اب کیا ہو گا۔!" اس نے چینی مٹھی آنکھوں سے رکشی کی  
طرف دیکھتے ہوئے لالہ چا!

"سب ٹھیک ہی ہو گا۔ قادر... میرادست کو کشش  
کرے گا کہ آپ کی غنیمت داغدار ہوئے... اچھا...!  
ایک انتہا تباہی" کیا آپ کو علم ہے کہ اصل مجرم ظفر نہیں ہے...!  
"یہ؟" پادری بوکھلا کر کھڑا ہو گیا... اس کی آنکھیں کچھ اور  
زیادہ پیلی ٹھیک نہیں۔

"بیان - قادر - اصل جسم کوئی اور ری سے... سب سے  
ہیئتے اس نے ظفر کو بلیک میل کر کے قابویں یہی پھر اسے کچھ درمرے  
دوگوں کے راز بنا کر انہیں بلیک میل کرایا... آپ بھی  
ایسے ہی لوگوں میں سے ہیں۔!"

"میں کیا کروں - میں کیا کروں... کوئی اور بھی میرے راز سے  
دافت بے؟ پادری پھر کرسی میں گرتا ہوا کراہا۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا قادر - یقین کیجئے! میرادست آپ کو  
بچائے کے لئے ایڑی چوپی کا زور لگائے گا۔"

"محظی اطیبان نہیں ہوتا! میں کیا کروں؟ وہ اظکار ہیں کہ  
رک کر روشی کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بوللا...!" کیا نہیں اپنے  
دست کی اس بات کا سیستان ہے کہ وہ ظفر سے میرا راز  
نہیں الگوا کا۔"

"کوئی غیر ملکی سفارت خاذ اپنے طور پر یہ معلوم کرنے کی کوشش کر  
رہا ہے کہ اتنا یہیں آئیں کہاں غائب ہو گئے...?"

"غیر ملکی سفارت خاذ...!"

"ہاں وہ عورت مجھے اطاہی معلوم ہو رہی تھی۔?"

"میں پوچھ رہا ہوں کہ پوسن نے تھیں چھوڑ کیوں دیا...!"

"کیا تم ہر سے ہو... ابھی میں نے کہا تھا کہ بات پوسن تک نہیں پہنچی

پوسن اس سفارت خاذ کے بعد اپنے افراد پر شہید کر رہی ہے...!"

"لیکن روشی تو کہہ رہی تھی کہ وہ اس کا کوئی دوست نہیں ہے...!"

تھوڑت - "ظفر نے روڈی کی طرف دیکھ کر بڑا سامنہ بنایا!..."

ندھٹے اسے مخمور نے رہنے کے بعد بوللا۔ "وہ کلئے کام طور پر مجھے پہنچی

کے آزاد کار بنا تھے اور بھی وہ قافیں شکنڈوں کے لئے کام کرتا ہے

جو بھی مقول مادا حصہ ادا کر سکے.... اس سفارت خاذ کے آدمیوں

نے اس سلسلہ میں اس کی خدمات حاصل کی ہیں! ڈینی بھی اسی کے قبضہ

میں ہے.... پوسن تک نہیں پہنچ سکا.... بہر حال سب کچھ جائے

چشم میں ہے.... میرا بڑی مشرق دستے کے کئی ملنوں میں بھی

ہے۔ ایک ملک کی اعزازی شہریت بھی مجھے حاصل ہے....

اوھرہی نکل جاؤں گا...!"

"تھت... تم... یقیناً کسی بڑی مصیبت ہیں گفتار ہونے

اے ہو!" پادری کپکا قہوئی کوڑی کوڑی بوللا۔

"وہ کس طرح مرض جیکن ہیں...!"

"انہوں نے نہیں پھوڑ کیوں دیا۔!"

سچ پچ ظفر ہی تھا اور اس طرح جھوٹا جامانتا چلا آرہا تھا میںے  
بہت زیادہ پی رکھی ہو...!"

وہ چند لمحے برآمدے کے پیچے کھڑا کلاٹیا کو گھورتا رہا پھر  
اوپر آگیا....

"بچھے خوش آمید کہو... قادر جیکن...!" وہ جھوٹا ہوا  
ہوا بوللا! وہ مجھ سے کسی کا راز بھی نہیں معلوم کر سکے اور انہوں نے  
بچھے چھوڑ دیا....!"

"پلے جاؤ... بیان سے بھاگ جاؤ!" پادری دونوں ہاتھ  
ہلاکر خوف زدہ ہیچ میں بوللا "خدا کے لئے — مجھے اور زیادہ  
پریشان نہ کرو...!"

لیکن ظفر نہیات اطیبان سے بیٹھ گیا! اس کے پورے چہرے  
پر درم تھا! روشی نے سوچا تا پہبہت زیادہ مرمت ہوئی ہے

.... اور اسی احساس کو شانے کے لئے اس وقت اس نے  
بہت زیادہ پی ڈالا ہے۔

" قادر۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ کتوں دلے معلٹے سے کسی  
غیر ملکی سفارت خاذ کا کیا تعلق ہو سکتا ہے! ظفر نے بے ہلکم  
طریقے سے انگلی اٹھا کر پادری سے پوچھا۔

"میں کسی معلٹے کے بارے میں کچھ نہیں حاصل۔ تم بیان سے فوراً  
چل جاؤ۔!" پادری نے کمزوری آذاز میں ہما!

"بات ابھی پوسن تک نہیں پہنچی۔!"

"کامیلا... امداد حرمہ رضا۔"

کلاڑیا ہیجنے لگی تھی؟.... روشنی تصور بھی نہیں کر سکتی تھی کہ اسی کسی سچوڑیشن سے دوبارہ ہونا پڑے گا۔  
دہ سنجھنے بھی نہیں پائی تھی کہ اس نے پادری کو ظفر کے پیشے مجاہتے دیکھا!  
لیکن قبل اس کے کہ پادری اس نک پہنچ سکتا اسی نے ذرف کلاڑیا کو گھاڑی می ڈالا تب اسے اسٹارٹ ٹرے کے روی اس میگر میں تیزی سے سڑک پر لیتا چلا گیا۔  
پادری اب اس کے پیچے جاتے کا خیال ترک کر کے اپنی اسٹیشن دیگیں کی طرف درجہ تھا...!  
روشنی کی سمجھی نہیں آ رہا تھا کہ خود اسے کیا کرتا چاہیئے۔  
پادری کی اسٹیشن وگن بھی چالاک سے گدر گئی ...  
تب اس نے سرچا کر کس کا اس طرح یہاں کھڑے رہنا مناسب ہو گا! اسے بھی ان کے پیچے ماننا چاہیئے!  
وہ ہینڈ بیگ اٹھ کر اپنی گاڑی کی طرف جبھی!... لیکن گاڑی اسٹارٹ کرنے سے پہلے اس نے اپنا ہینڈ بیگ گولا تھا...!  
”کیسے حماقت ہوئی؟“ وہ ہینڈ بیگ سے پستول نکالتی ہوئی بڑیراہ! محظی نظر پر فائر کر دینا چاہیئے فنا یا پستول کو روئیں ٹوٹتے ہوئے اس نے اپنی اسٹارٹ کیا۔ اور اس کی گاڑی پھاٹک سے گزری ہوئی سڑک پر اسکی سمت مر گئی۔  
جہر پادری کی اسٹیشن وگن کی کیم تھی -?  
رفتار خاصی تر تھی مخکڑی ہی دیر میں اس نے پادری کی اسٹیشن دیگ

۔ میں نے انہیں کسی بات بتا دی تھی؟ ..... جو کچھ بھی ہوتا رہا ہے  
اس کی ذمہ داری مجھ پر تھیں! تم ابھی تک یہی سمجھتے رہے ہو کہ تم  
میرے آٹھ کار ہو ..... لیکن یہ غلط ہے ..... وہ کوئی اور ہی ہے  
کوئی جسی نسب سے پہلے بھے بیک میل کر کے تم لوگوں کو بیک کرنے  
پر آمادہ کیا تھا۔

”تم جھوٹے ہو!“ پادری اچھل کر کھڑا ہو گیا! ”اس کا پورا جنم  
بڑی طرح کاپ رہا تھا اور آنکھیں ابیل پر ٹرہی تھیں .....  
سرخ سرخ آنکھیں ..... وہ چیز کہ بولا!“ بان ہاں تم جھوٹے ہو...  
دعا باز ہو... اصل مجسم تم ہی ہو!“ تم نے مجھے اور مجھ میں دوسرے  
کئی آدمیوں کو برباد کر دیا!“  
روشنی اور کلاڑیا افٹر کر پادری کو بھٹا دینے کی کوشش کرنے  
میں مختیں!  
روشنی ظفر کو گرا بھلا بھی کے جا رہی تھی ..... پادری بے دم  
سا ہو کر گرسی پر گیا!  
اس کی آنکھیں نہ مختیں اور شانتے اس طرح ڈل رہے تھے جیسے  
سنس اکھڑا گئی ہو!.....  
اچانک ظفرت اپنی جگہ سے چھلانگ لگائی..... اور کلاڑیا پر  
بھیپٹ پڑا.....  
”ارے ..... ارے .....!“ روشنی بکھلا کر تیکھے ہٹا ہی تھی کہ  
ظفر نے کلاڑیا کو اھٹ کر کامنہ سے پر ڈالا..... اور چھانگ کی ڈفت  
لے جا گا.....

اکس کے عقب میں دوڑتک مردک سنسان ہرگئی ..... تب  
اپاٹک اسے نفقہ کی گاڑی دکھائی دی۔ اس کے پیچے بھی اور  
کوئی گماڑی تہیں نہیں !

دختہ روشنی نے ایک سلسلہ پر مزید دباوڑا۔ یونکا لگے  
موڑ پر ظفر کی گماڑی نظر وہ سے ادھل، ہرگئی نہیں ..... ! میکن  
مدد پر یہ ہو پختے سے پیٹے ہی گماڑی کی رفتار کم کرنے پڑی۔  
اور پھر جب مرٹ سے گوری تو اس نے دلکی لگک ظفر کی گماڑی  
دوکل جا چکی ہے ..... پادری کی اکشیش دیکھنے ہر خالف رخ  
سے آئی تھی راضی، ہر کو اس کی راہ میں حائل ہرگئی نہیں ! .....  
اور ظفر اپنی گماڑی سے اتر کر ڈھلان میں درٹا جا رہا تھا ! .....  
اس نے پادری کو بھی اس کے پیٹے دوڑتے دیکھا ! .....  
ابھی آٹا اپا لایتھا کردہ دبڑوں پر آسافی دیکھے جا سکتے تھے  
دوٹھی اپنی گماڑی روک کر اتری اور ظفر کی گماڑی کی طرف  
دوڑنے لگی۔!  
کھلا دیا، پھلی سیط پر بے ہوش پڑی نہیں ! ..... اس نے  
اسے ہلا جلا کر بیدار کرنے کی کوشش کی میکلا، خاطر غواص استیج  
برآمدہ ہوا۔

اچانک اسے پاری کا خجال آیا ہر ٹھے ایسا لہا افرازیں ظفر کے پیچے دوڑا گیا تھا۔ روشنی نے سوچا کہ ظفر نہیں میں بھی ہے۔ میں پاری کو ماری ہی نہ ڈالے ۔۔۔۔۔ پاری کتنا غائب تھا۔۔۔۔۔ اسے بار بار نہ سس اٹیک

اس نے یامیں ہاتھ سے گود میں پڑے ہوئے پستول کو چڑا اور گاڑی کی رفتار بڑھادی ..... اسے قریب رفتاری کا خیطہ تھا ..... ابھی بک مخفی اسکے خود کو تباہیں رکھا تھا کہ پادری ہے آگے نہیں نکلا چاہتی تھی ..... وہ رفتار بڑھاتی رہی حتیٰ کہ

بھی کم تر رہی ہوگی ۔!  
 اچانک وہ ان کے سامنے آگئی اور پستول کا رخ ان کے  
 طرف کرتی ہوئی گرجی! "ظفر ہے جاؤ... ورنہ  
 کوئی بار دوں گی؟"  
 "مار دو... ظفر کر لما!" اس اذیت سے تزیبی بہتر.  
 ہے کرم مجھے گلی مار دو... یہ بوڑھا غبیث میری  
 پڑیاں چلتا ہے وہ رہا ہے!  
 اب روشنی نے سور سے دیکھا تو مسلم ہوا کہ حقیقت پادری نے  
 اسے بری طرح جگڑ کھا ہے!  
 یکن...! وہ نشاشی چونک پڑی... یہ آواز ظفر سے  
 کی تو ہر گز نہیں ہوتی تھی!  
 اچانک اس نے پھر کہا! "تمہارے پستول میں گولیاں نہیں  
 ہیں... . . . . . یہ دور سے سُر پھر کربت لکنا  
 ہوں!"  
 اس بارہہ اس کی آواز پوری طرح پہنچان گئی!  
 پھر پستول کا میسگن اس نے بڑی بوکھلا ہٹ میں چیک  
 کیا تھا! اس میں ایک بھی کاروں کس نہیں تھا!...  
 اب وہ سختی سے ہونٹ بھینچنے کھڑی سرچ رہی تھی کہ اسے  
 کیا کرنا چاہیے...  
 وہ ظفر نہیں بلکہ عمران تھا!...  
 تو... یہ خادر بیلی — خدا کی پشاہ... وہ سرچ

ہو رہے تھے میکن بیٹی کے تحفظ کے لئے وہ کستنا دلیر اور  
 گیا!.....  
 عجیب کی ادائی اس کے ذہن پر مسلط ہو گئی! اس نے سچا  
 کرو گئی تھی تھا ہے... کوئی بھی قرایا نہیں جو اس کے لئے  
 ایسے کسی جذبے کا الہما کرے... باب پیدا آیا اور اس کے  
 آنکھیں فر ہو گئیں... بے ہوش کلاڑیا کو اس طرح سڑک پر بھی نہیں چھوڑا جاسکتا  
 تھا!... اور پھر یہ سند بھی حل ہو گیا۔ ظفر کبھی اگیش ہی  
 میں پھر ڈالیا تھا!  
 وہ اس کی گاڑی پر بیٹھی اور اسے اسٹارٹ کر کے اسی  
 طرف ڈھلانیں اتارتی تھیں چل گئیں...  
 ان درون کا کہیں پڑتے نہیں تھا!... اچانک یائیں جانب  
 والے ٹپیک طرف سے تپک جاؤں سنائی دیں...  
 انہیں پندر کے دہ اترانی اپنے بیک بھی کاڑی میں چھوڑا اور پستول  
 کو معمولی سے گفت میں لیتی ہوئی ٹپیک پر چھپڑھنے  
 لگی...  
 دوسری طرف پادری اور ظفر ایک دوسرے سے  
 گتھے ہوئے تھے!...  
 اس نے سچا کر دھلی اندازی کری، ہمچنان ہیئے درنہ  
 پادری بڑی چوٹیں کھانے گا۔ ظفر خاصاً مضبوط اور ہدی تھا  
 جو ان تھا۔ اور پادری کی عشر سالہ سال بے کسی طرع

من زین پر آ رہا... عمران جھکائی دے کر ایک طرف ہٹ گیا تھا۔  
 اور پھر اس نے مدی پرانا کھلیں کشہ دفع کر دیا... ہم پکڑ دو جانوں  
 پادری کو دوڑائے پھر دیا تھا!... مرتفع مل جاتا تو ایک آدھ لات  
 رسید کر دیتا... آخر پادری زچ ہو کر چینا! "عورت... تو اس پر  
 فائز گیوں نہیں کرتی۔"  
 "کاش کر سکتی؟" روشنی بھنا کر ہوئی۔ اس نے جو کچھ کیا ہے  
 اس کی سزا اس کو ملی ہے چاہیے...!  
 "میں اسے مار ڈالں گا!" پادری دھاڑا...  
 "پہلے ہی مار ڈالتے... اب قدم اسے ہاتھ بھی نہ  
 لٹک سکو گے!"  
 "میں اسے مار ڈالں گا۔ تم بکاؤں نہ کرو...!" پادری  
 غصے سے پاگل ہو جا رہا تھا!  
 اس نے عمران پر چھلا گکھا... اس بار غلاف تر قع عمران  
 کسی طرف ہٹنے کی بجائے بڑی پھر سے اسی جگہ بیٹھ گیا!  
 اور پھر رہنی نے دیکھا کہ پادری اچل کر دھر جا رہا ہے...  
 عمران نے اس کے اٹھ جانے سے پہلے ہی اس پر چھلا گکھا تھا  
 تھی۔ اس کے بعد اس نے دیکھا کہ وہ پتھر سے پادری کے سر پر  
 ہڑپی گا رہا ہے...  
 پھر وہ ہاتھ جاڑتا ہوا انہ کھڑا ہوا تھا... پادری چاروں  
 ٹانے چوتے ہے حس و حکمت پر انہر آیا...  
 بڑی دن... پر... تھا

بھی نہیں سکتی تھی کہ ہر وقت ترکس سانظر آنے والا بڑھاتے  
 دل گردے کا بھی ہو سکتا ہے...  
 اچانک اس نے عمران کو زین پر گرا لیا... اور اس پر  
 اس بھی طرح چھا گیا کہ خود روشنی کے جسم میں محتدہ تھری  
 پڑ گئی!۔  
 پستول... یہم بخت پستول... اچھا تو جناب ہی  
 نے سب اس وقت جب پادری کی کہانی سنتے کے لئے تشریف  
 لائے تھے نظر بچا کر پستول نال کر دیا ہو گا...  
 پہلی رات جب وہ ظفر کے لئے کالا گیا تھا تو خالی نہیں  
 تھا... اسکیم پہلے بھی سے تیار تھی۔ اس نے سچا ہو گا  
 کہ کہیں میں اس وقت فاٹنگ نہ شروع کر دوں۔ جب وہ  
 خفر کے لئے کلاڑیا کو اٹھا کرے جا رہا ہو۔  
 مب دوڑ بڑی طرح گئے ہوئے تھے! یہ بیک عمران  
 کسی طرح پادری کو اپنے اوپر سے گاڑیتے میں کا یا ب ہو گیا!  
 اور اس کے بعد اس سے جو حکمت سرزد ہوئی وہ سوچی صد  
 پاٹل پن کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔  
 ہوتا یہ چاہیے تھا کہ اب وہ خود اس پر سوار ہو جاتا ہی میکن  
 وہ تو اسے چھوڑ کر اسکا جا گھردا ہوا تھا اور شکوہ کرنے کے سے  
 اندراز میں کہہ رہا تھا۔ "تم خاٹل مبیت کرتے ہو... یہ اچھی بات  
 نہیں! اکشتی دوبارہ ہو گی!"  
 پادری نے اٹھ کر پھر اس پر چھلانگ لگانے میکن اونتھے

ہیجے ہی کہنے لگی "کیا تم احمد نہیں ہو۔؟"  
 "جب جانچا ہو تو پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔؟"  
 "پہلے تم اسے چھوڑ کر کیوں ہٹ لے گئے تھے۔؟"  
 "ہٹ گیا تھا اسی نے تم براو راست پر چھوڑ رکھ کر کیا احمد  
 ہوئی یا نہیں۔ درز اس سوال کے لئے قیامت کا انتظار  
 کرنا طاقت بود۔"  
 "کیوں؟۔"

اس نے کہی وہ انتہائی طاقت دربیک میر ہے جس نے  
 طفر کو آڑ کارپایا تھا۔  
 "کیا غربت ہے....." روشنی اسے گھوڑتی ہوئی  
 بولی۔

"میرا چھوڑ جوڑ رکھ رہا ہے..... اس سے بڑا بیٹا اور  
 کیا ہوتا ہے؟....."  
 "میرا تھیں یقین خا کردہ آدمی جیکن بیل ہی ہو گا۔؟"  
 "میرے پاس جنتے ہی نام نظر سبھوں کو آنانے کا ارادہ تھا  
 ..... کیا تھیں اس شخص سے اس کی توقع تھی .....  
 یہ بھی نکھلتا ہے اگر میں کلاڑیا کو اس طرح انھیں کرنے بھت گتا۔  
 عام حالات میں اس کے متعلق یہ روپورث تھی کہ ذرا سی ابھن یہی اس  
 کے لئے اعصابی دورہ بن جاتی ہے....."  
 "ہو سکتا ہے..... ان میں سے کوئی اس سے بھی زیادہ  
 ....."

فیاض بے خبر سرہاتا کہ فون کی گھنٹی بھگ ..... بھجتی ہی  
 رہی اور وہ بالآخر جلا کر اٹھ بیٹھا۔  
 درسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی ..... نہارے  
 اتنا میس آدمی جلوس کی شکل میں نہیں رہی کوئی کی طرف  
 بڑھ رہے ہیں۔ ان کی پیشوائی کے لئے تیار ہو جباڑا۔!  
 "لیکن جلوس ہے.....!" فیاض غلام۔  
 "میں غلط نہیں کہ رہا..... اب تم سر نہیں سکو گے  
 ..... تھیں اسی وقت ریکارڈر دم سے حفظ کا ایڈولف برانٹ  
 ..... خدا رکھا۔"

دوسرا بھی عمران کی کال آئی ..... فون پر گفتگو کرتے  
 دلت نیاض نے اپنا مدد ٹھیک رکھنے کی خاص طریقہ کا اسکش  
 کی تھی۔  
 عمران کہ رہا تھا۔ رات کا کھانا تبارے لگھ کر  
 کھاؤں گا..... پھر تم تنفس کے لئے شہریں نکلیں گے  
 ..... اس کے بعد ہی تھیں معلوم ہوئے کہ چیک کیا تھا۔!  
 "تم درپر کا کھانا بھی میرے ساتھ کیا کہتے ہو!....."  
 فیاض نے کہا۔  
 "دوپر کے کھانے کے عوض فلم" کھوتے دا پستر دکھا  
 دینا ..... اچھا ٹھاٹھا.....!"  
 درسری طرف سے سند منقطع ہو گی؟..... فیاض  
 کی آنکھوں میں جھوٹلا ہٹکے آثار تھے ..... لیکن اس نے تھیہ  
 کریا تھا کہ اب ایک خاموش نشاشائی ہی کی طرح حالات کا جائزہ  
 یہیں کی کاٹش کرے گا..... وزارت خارجہ کا کیس مسلم ہوتا  
 ہے ..... اپنا سرکین کھائے ۔۔۔

رات لے کھانے پر پہنچ عمران موجود تھا ..... درون نے  
 خاموشی سے کھانا کھایا ..... اور عمران ہی کی بخوبی کے مقابلہ  
 لفڑی کے لئے تکل کھڑے ہوئے ..... فیاض باخل  
 خاموش تھا.....  
 اسٹیٹ بیک کے قریب پہنچ کر عمران نے اس سے  
 گاڑی بد کئے کو ہکا۔ اور بولا! "پان میٹھا کھاؤ گے با

شب خواب کا بس اتار کر کوئی اچھا سارہ سپن لو۔.....  
 ہو سکتا ہے سرسلطان ہی تھا راری کو بھی پر ہے پنج  
 جائیں ....."  
 فیاض کچھ کہنے ہی دالا تھا کہ درسری طرف سے  
 سند منقطع ہونے کی آواز آئی ..... پھر اس نے ریسیور رکھا  
 ہی تھا کہ دوبارہ فون کی گھنٹی ڈیکی ! ..... اس با عمران کے باپ  
 رمحان صاحب تھے؟ انھوں نے کہا! "ریکارڈر دم سے  
 حفظ کا ایڈولف برانٹ فائیل ابھی اور اسی وقت نکلا کر  
 بذات خود سرسلطان میک پہنچا گو۔!"  
 فیاض نے بہت بُرا سامنا کر "بہت پھر جتاب!  
 کہا تھا اور درسری طرف سے سند منقطع ہونے کی آواز اس کو  
 خود بھی ریسیور رکھ دیا تھا۔  
 اب گھنٹے کے اندر اندر فائیل لے کر دہ سرسلطان کی کوئی پر  
 بہرخ تھا پھر سرسلطان ہی سے اسے معلوم ہوا کہ اس کے ملکے  
 کے اگر تیس آدمی مختلف ہسپاڑی میں داخل کرادیئے گئے  
 ہیں ..... کیونکہ ان کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں ہے .....  
 انہوں نے اس سے یہ بھی کہا کہ ان لوگوں کی بازیابی کا تشبیہ  
 نہ کی جائے۔ ناساب وقت پر اس کا اسلام کر دیا  
 جائے گا!  
 بہر حال وہ رات بھاگ در طریقہ میں کھلی تھی اور صبح ہی صبح

سادہ...

"دیا غم تو نہیں پل گی؟... نیاض بھت کر بولا؟" میں  
پان کیاں کھاتا ہوں۔"

"پلاٹ کھانے کے بعد ضرور کھایا کرو...!" اس نے کہا اور

گھاری سے ازرگی... نیاض کو بھی اتنا پڑا تھا... طبعاً  
وکرنا اس کے ساتھ سائنسے والی پان کی دکان پر پیچا ہی تھا کہ  
قریب کی عمارت سے بے شمار تنوں کے جھوٹنے کی آوازی اُنے  
لگیں!... وہ شرمنا کہ کان پڑی آواز نہیں سنائی دیجی تھی...  
چاروں طرف جگد پڑ پچ لگی... نیاض نے اس عمارت کی طرف  
چھپنا چاہا میکن عمران نے بڑی مشبوقی سے اس کا ہاتھ پکڑا  
رکھا تھا...!... وہ اس عمارت پر پڑتے  
پڑ رہے تھے...

"آؤ... میرے ساتھ...!" وہ نیاض کا ہاتھ پکڑے  
ہر شے اٹیٹھ بیک کی کپڑوں میں داخل ہو گیا۔

"اب تم دیکھو...! میہاں اس وقت کوئی چوکیہ اور موجود  
ہے؟" عمران نے نیاض سے کہا؟

"تم کہنا کیا چاہتے ہو؟" نیاض نے کہا اور مرد کر اسی عمارت  
کی طرف دیکھنے لگا جس میں کتنے بھونک رہے تھے؟

"میں کہنا چاہتا ہوں کہ ان آتا میس آدمیوں کے غائب ہو جانے  
کی شہیر کا کہنا رے مجھے نے زبردست غلطی کی تھی...  
اسی شہیر بھی کا شتیج ہے... کہ یہاں کے مسلح چوکیداری بھی اسی

عمارت کی طرف درڑ گئے ہیں... بھرمی سی پاپتا تھا... چلو  
اپ اندر چل کر تجوہ ریاں توڑیں... اور زر سباول کا ذخیرہ پار  
کر کے جائیں...!"

"خدا کی نیاں... تم کیا بک رہتے ہو...!"

"سوپر فیض؟ میں بالکل شیک کہ رہا ہوں... بھرمی  
پیسے ہی پکڑا جا چکا ہے... درہ اس وقت اس کے پیسے بارہ  
ہوتے... اس عمارت میں کے نہیں ہیں...!  
بالکل خالی ہے...!... روشن شدن انون میں لاڈا اسپر  
رفت ہیں...!... اور ٹیپ ریکارڈ پر ان آوازوں کا  
ایک لما ٹیپ مل رہا ہے... بھرمی نے یہ انتظارات  
پسلے ہی سے کر رکھے تھے اور منتظر تھا کہ کسی طرح اکالتیں  
آدمیوں کے غائب ہو جانے کی شہرت ہو جائے!  
..... تھارا ایک آفسر بھی اس میں مدد ہے!  
جس نے نہیں نیوز رینجرس کو کر دیتے کا حکم دیا تھا جس نے  
نے اسے بلیک میں کئے عرصتے اپنی گرفت میں نے رکھا  
تھا... لیکن اس بے چارے کو اس کا علم نہیں ہے کہ  
بھرمی کیا جا پتا تھا...!... ہاں تو یہ کہہ رہا تھا کہ نیوز رینری  
ہوتے ہی اس کی راہ پر لگ گیا...!... اور اس نے  
اعیاٹ اس کام میں جلد باذی نہیں کی۔"

"بھرمی کون ہے؟"

" بتا سکتا ہوں...! میکن تم اسے اپنی ہی ذات

بھراں ہوئی آوازیں بولا...!" اچا...!... وہ آتا میس آدمی  
کہاں ملے...!"

"نام کے قریب ایک ہال ڈے کیپ تیکر کیا جا رہا ہے  
..... دہی ایک بڑے ہندہ خانے میں فیڈ کر دیتے  
گئے تھے... ان میں سے کوئی بھی ہوکش کی باقی نہیں، کہا  
ڈاگرڈ کا خال ہے انہیں اور ایت کے ذریبہ اس عال کو  
پہنچایا گیا ہے؟"

"میرا رہ چکا رہا ہے...! نیاض آہستہ سے بولا...!  
چھپی رات سوہنیں سکا تھا...!... مجھے لگر پہنچا دو...!  
کار بھی یہی خود نہ کرایو ارسکوں گا!"

"چلو!" عمران اس کا شدید تھپک کر زم ہیسے ہیں بولا.  
درستی صبح جب اس نے یہی کہاں روشنی کو سنائی تو اس کے  
منہ پر ہر ایسا اڑنے لگی۔

"میں تصور بھی نہیں کر سکتی تھی...! بہت دنوں سے ان  
لوگوں سے ربط و ضبط ہے...!" اس نے بھرمان  
ہوئی آوازیں کیا؟

"دشمنوں کے ایختہ ایسے ہی رہتے ہیں! ان کی اولاد تک  
کو بھی ان کی صلیت نہیں معلوم ہونے پاتی تھی...! عمران  
ٹوپی سافی کے کربولا؟" یہ ہم میں اس طرح گھل مل جاتے ہیں  
کہ ہم انہیں اپنی ہی میں سے سمجھنے لگتے ہیں...!  
جیسیں بیکی بھی ایسا ہی تھا۔ اس نے ایک دیسی میسانی خائز

سیکھ دکھو گے...! سر سلطان کا عکر کی وجہ سے اس کی  
پلٹی نہیں چاہتا!...! اوہ...! اوہ دیکھو! عمارت  
کے دروازے نوڑے ہارے ہیں!

"موٹو شے نہ ہٹر!...! بتاؤ...! کون ہے؟..."  
"ایڈ ولف برانٹ!...! نازی اسپاٹی جو دسرے  
بنگ عظیم کے دوڑاں میں بیہاں جا سکی کرتا رہا تھا...!  
اتھاریوں کی اس کی تلاش ہی...!...! میکن وہ ہاتھ نہیں  
آیا تھا!...! پھر جگ عظیم خشم ہر جانے کے بعد کی نے  
اس کی بخڑکی...!...! حالانکہ وہ بنیس سال کی عمر سے  
یہیں عصیم تھا...!... اور اب وہ سامنہ کا ہے! پاری جنکن میکی  
کے نام سے شہور تھا...!..."

"اوہ... وہ...! جس کا خارم ہانی دے پے پے

ہے...!" دہی...! اب وہ ہمارے ایک دشمن ملک کا ایختہ بن  
گی تھا...!"

اسکیم یہ تھی کہ زر سباول کا ذخیرہ اسٹیٹ بیک سے  
اٹا کر اس کی جگہ جملہ کرنی رکھ دی جائے...! اب  
تم خود سچو کجب وہ جملہ کرنی میہاں سے سہ کاری طور  
پر درستے معاں میں مستقل ہوتے تو ہمارا بیکا ہشت  
ہوتا تھا۔

"تر نہ تاچ رات کی نیت بھی اڑا دی...! نیاض

”ورثد وہ کے بتوے“ کے بعد شکاری میلت

## عمران کا ایک اور غلطیم کارنامہ

۱۔ شہباز کا بیرا

۲۔ ریشوں کی میفار

۳۔ خطرناک ڈھلان

۴۔ جنگل میں منگل

۵۔ تین سنی

## اسرار پیاسے کی شنز

حد میکلوڈ دوڈ بیٹ نے روڈ لاہور

سے شادی کر کے بیان کی شریت بھی حاصل کرنی تھی۔ بھاپری کلڑیا۔!

”ہاں اس مقصود کی زندگی خواہ مخواہ داغدار ہو گئی!

پکڑا بھی گیا۔۔۔ ورنہ اس پر ہاتھ دالنا ناممکن ہوتا۔۔۔

کلڑیا کو بچانے ہی کے لئے وہ بے اختیاری میں کھل گئی تھا۔۔۔

”ادرم اتنے بھائیک ہر مرے طرف کے کہنا را تھیک دکھتی

ہوئی رگ ہی پر پڑتی ہے!“ روشنی پیشک سی سکراہٹ کے ساتھ بولی۔

”میں نے ہال ڈے کیپ وائے تمہ خانے سے د مصنوعی چڑہ

بھی برآمد کریا ہے جسے وہ خول کی طرح اپنے سر پر چڑھا کر ففرے

ملائی تھا!..... اچھاں ٹاٹا۔۔۔ اب میں موئگ کی دال کا سوپ

پیٹے جائے ہوں... بیمان نے میرے لئے موئگ کی دال پر خاصی

رسروج کر ڈالی ہے...“

روشنی کچھ نہ بولی.... اس کے چہرے پر قمکن کے آثار ملتے....

ختم شد